صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 28 جون 2010ء بمطابق 15 رجب 1431 ہجری سہ پہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ O وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُوا۟ مَيْلًا عَظِيمًا O يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ ٱلْإِنسَٰنُ ضَعِيفًا O يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔

(ترجمہ): اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی رحمت سے متوجہ ہو اور جو لوگ اپنے مزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کر دے کیوں کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جن معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان میں جناب وجیہہ الزمان صاحب، جناب سکندر عرفان صاحب، جناب گوہر نواز خان، محمد انور خان صاحب اور سید جعفر شاہ صاحب نے 28 جون 2010 کیلئے، سردار شمعون یار خان نے 28 جون 2010 تا 30 جون 2010 کیلئے اور جناب ثناء اللہ میانخیل صاحب و محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ نے 28 جون 2010 تا اختتام اجلاس کیلئے رخصت طلب کی ہے، So the question is that the leave applied for may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

سپاس تہنیت

جناب سپیکر: ہمارے پریس گیلری کے انتخابات ہوئے ہیں جن میں 'آج نیوز' کے شہاب الدین صاحب صدر منتخب ہوئے ہیں اور جمال الدین صاحب جن کا 'نوائے وقت' سے تعلق ہے، سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں، 'سماء ٹی وی' کے اعجاز (کیمرہ مین) کوآرڈینیٹر بنے ہیں، میں تمام ہاؤس کی طرف سے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

ضمنی بجٹ برائے سال 10-2009 کے مطالبات زر پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 20; the honourable Minister for Environment and Forest, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 20.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات وجنگلات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چھ کروڑ، چھہتر لاکھ، چورانوے ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 6,76,94,000 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010 in respect of Environment and Forest.

Janab Akram Khan Durrani Sahib to please move his cut motion. Not present, lapsed. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib. Not present, lapsed. Dr. Iqbal Din Sahib to please move his cut motion. Not present, lapsed. Ms Saeeda Batool Bibi. Not present, lapsed. Ms Shazia Tehmas to please move her cut motion on Demand No. 20.

محترمہ شازیہ طہماس: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں جی پانچ سو روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five, five or five hundred?

Ms Shazia Tehmas: Five hundred only.

Mr. Speaker: Five hundred only. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں پانچ لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five lakh only. Mufti Kifayatullah Sahib to please move his cut motion on Demand No. 20. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں چھ کروڑ، چھہتر لاکھ، چورانوے ہزار میں صرف پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اتنا تو انکا ڈیمانڈ نہیں ہے کہ ہے؟

مفتی کفایت اللہ: اس میں پانچ روپے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: لیکن بڑا لمبا چوڑا فگر آگے آیا، میں سمجھا ہوں کہ پورا گرانٹ آپ کاٹ رہے ہیں۔ (قہقہے) مفتی صاحب سے تو ہر توقع رکھی جا سکتی ہے۔

Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five only. Malik Hayat Khan, Malik Hayat Khan Sahib. Not present, lapsed. Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present, lapsed. Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel Sahib.

Mr. Naseer Muhammad Mindadkhel: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Ms. Noor Sehar Bibi.

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میں پانچ کروڑ روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five crore only. Ms Shazia Tehmash Bibi.

محترمہ شازیہ طہماس: شکریہ، جناب سپیکر۔ جو ضمنی بجٹ کے حوالے سے مطالبہ زر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پیش ہوا ہے، وہ تو چھ کروڑ، چھہتر لاکھ کے حوالے سے ہے جو میری کٹ موشن ہے، وہ میں نے پانچ سو روپے تک اسلئے محدود رکھی ہے کہ میرا ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی پر کوئی سوال نہیں ہے لیکن اکثر، پچھلے سال میں میں نے یہ دیکھا ہے کہ کئی ایسے پراجیکٹس نان گورنمنٹل آرگنائزیشن کی جانب سے پیش ہوئے ہیں کہ جنکی نہ صرف TORs میں بلکہ جتنے بھی اشتہارات ہیں، اس میں محکمے کا نام Mention ہوا ہے لیکن جب اخبار میں وہ اشتہارات آئے بھرتی کے حوالے سے اور اس پہ متعلقہ امیدواروں نے Apply کیا تو کسی بھی امیدوار کو اس میں بھرتی کیلئے Consider نہیں کیا گیا اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس پر Already بھرتیاں ہو چکی ہیں، اس وجہ سے اس پر ہم مزید بھرتیاں نہیں کر سکتے۔ چونکہ یہ ہماری ایک Formility تھی، جسے ہمیں پوری کرنی تھی، اسی لئے ہم نے اخبارات میں اشتہار دیئے۔ تو میری گزارش متعلقہ وزیر سے یہ ہوگی کہ اس کی Credibility پہ ڈیپارٹمنٹ کا نام آتا ہے، اگر ان پراجیکٹس پہ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی لینا دینا نہیں ہے تو انکا نام استعمال کیوں ہوتا ہے؟ اور اگر استعمال ہوتا ہے تو پھر چاہیئے کہ اس کا Proper follow up بھی ہو۔ اس ضمن میں مجھے وضاحت بھی چاہیئے اور اگر کوئی Surety ہے تو مجھے عار نہیں ہوگی کہ میں اپنی یہ جو کٹ موشن ہے، وہ واپس لے لوں لیکن مجھے اس کی وضاحت جو ہے، وہ چاہیئے ہوگی۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں نے اپنی سپیچ میں بھی کہا تھا اور مجھے اس بات پہ کوئی گلہ یا میں نہیں چاہتا کہ یہاں یہ انہوں نے چھ کروڑ، چھہتر لاکھ روپے کا جو خرچہ کیا ہے، میں جناب منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں صرف ایک بہت اہم معاملہ کی طرف، جو ابھی منسٹر صاحب، ہمایوں خان نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی کہا تھا کہ بہت بڑا پراجیکٹ جناب سپیکر، چل رہا تھا، ہمارے علاقوں میں جو واٹر شیڈ کے نام سے پہچانا جاتا ہے، وہ پراجیکٹ یقیناً Foreign funded پراجیکٹ تھا، آج آپ جتنے بھی درخت دیکھ رہے ہیں، جو نئے درخت ہیں یا بیس سال پرانے ہیں، یہ وہ سارا اس پراجیکٹ کا کمال ہے کہ یہ درخت آج وہاں ہمیں نظر آرہے ہیں، بدقسمتی سے پچھلے کوئی پانچ چھ سالوں میں یا اس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا جناب سپیکر، ان کے پاس فنڈ نہیں تھے تو میں نے یہاں اسمبلی کے اندر بات کی اور کہا کہ یہ بہت بڑی تعداد میں جو ملازمین ہیں، میں مشکور ہوں حکومت کا کہ انہوں نے تو اس

بجٹ میں ان ملازمین کی تنخواہوں کیلئے پیسے رکھ دیئے اور وہ ملازمین اپنے گھروں کو نہیں جائیں گے لیکن مجھے یہ گلہ ہے کہ یہ پراجیکٹ جو بہت بڑا تھا اور اس کا کام تھا کہ اگر اس نے جس طرح سے پچھلے دس سال پہلے کام کیا تھا، اگر یہ پچھلے دس سال بھی کرتا تو الحمد للہ جہاں آج ہمیں، دنیا میں جو جنگلات کا ریشو ہے، اس سے ہم بہت کم ہیں جناب سپیکر، جو آنے والے حالات میں یہ بہت بڑی پریشانی کی بات ہے جو محکمے کی سب سے بڑی ذمہ داری ہونی چاہیئے اور اسے یہ صورتحال اختیار کرنی چاہیئے کہ ٹھیک ہے، انکے اخراجات کی بات کریں اور اخراجات کی منظوری بھی دیں لیکن یہ بتادیں کہ جنگلات میں اضافہ کتنا ہوا ہے؟ جنگلات میں آپ نے کہاں کہاں اضافہ کیا ہے، نئے پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، نئی نئی جگہوں پر کہاں انکو، نظر تو یہ آرہا ہے کہ جو Existing ہیں جناب سپیکر، ان میں بھی بڑی کمی آئی ہے، میں نے بڑی ڈیٹیل میں اپنی بات کی تھی، میری پچھلی جو کٹ موشن تھی۔ اس میں تو میں نے جی منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا ہے اور Assurance چاہیئے کہ جو واٹر شیڈ کا پراجیکٹ تھا، ملازمین کا بھی انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم آنے والے بجٹ میں ان کو جناب سپیکر، پیسے دیں گے لیکن وہ ملازمین جو شاید ساڑھے تین سو یا اس سے بھی زیادہ ہیں، جن کیلئے بڑا پیسہ ان کو چاہیئے، کیا اگر اس پراجیکٹ کیلئے بھی یہ پیسے نہیں رکھیں گے تو ان ملازمین کا کیا کام ہوگا، وہ ملازمین کیا کریں گے؟ وہ صرف گھر بیٹھیں گے، تنخواہ لیں گے یا ان ملازمین کو انہی ڈی ایف اوز کے نیچے دے دیا جائے گا؟ چونکہ انکے پاس Already بہت بڑا عملہ ہے اور چار یا پانچ سو آدمیوں کیلئے فیڈرل گورنمنٹ سے لے رہے ہیں اور تنخواہ دے رہے ہیں، یہ بہت اچھی بات ہے، میں سمجھتا ہوں حکومت کرنے جارہی ہے کہ یہ پراجیکٹ تھا، اس میں لوگ آگئے، میں Appreciate کرتا ہوں لیکن اس پراجیکٹ کیلئے جناب سپیکر، میں چاہونگا کہ اتنا بڑا پراجیکٹ تھا جو بالکل ضائع ہو جائے گا، اس کیلئے کوئی پیسہ جناب، انہوں نے رکھا ہے؟ اور اگر پچھلے سال یہ چھ کروڑ، چھہتر لاکھ میں سے کوئی تین کروڑ بھی ان کے ساتھ امداد کی جاتی تو آج ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں کوئی ترقی کا عمل جاری رہتا۔ منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کہ کیا آنے والے دنوں میں جو واٹر شیڈ پراجیکٹ تھا جو فیڈرل گورنمنٹ نے Abandoned کر دیا، چھوڑ دیا، صوبہ اس کو لے رہا ہے اور اس کیلئے کتنی فنڈنگ کرے گا، جناب سپیکر؟

<u>جناب سپیکر:</u> جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر، پہلے یہ محکمہ جنگلات تھا، آج اس کو ماحولیات کہا جاتا ہے اور ماحول سے جملہ متعلقہ امور ہیں، تمام اس محکمے سے متعلق ہیں جناب سپیکر، اور باقی تو ہمارے وزیر صاحب ماشاء اللہ

قابل آدمی ہیں لیکن میں ایک بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ واٹر شیڈ اگر آپ کاغذات میں دیکھیں تو یوں لگتا ہے کہ صوبہ سرحد میں ایک بالشت جگہ ایسی نہیں ہے کہ جہاں پودا نہ لگا ہو، درخت نہ لگا ہو لیکن جب آپ عملاً دیکھتے ہیں تو بہت ساری ایسی گھاٹیاں ہیں، پہاڑیاں ہیں کہ وہاں واٹر شیڈ ہونا چاہیئے تھا اور وہاں واٹر شیڈ نہیں ہے۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ہم وہی پرانے کاغذات دہرا رہے ہیں یا کوئی نئی پالیسی ہماری ہے؟ ہر سال بتایا جاتا ہے کہ اتنے کروڑ درخت لگائے جائیں گے، پچھلے سال بھی بتایا گیا تھا کہ اتنے کروڑ درخت لگائے گئے، اس سے پچھلے سال بھی بتایا گیا کہ اتنے کروڑ درخت لگائے گئے تو جب آپ اتنے کروڑوں درخت لگائیں گے تو اس کیلئے صوبہ خیبر پختونخوا تو کافی نہیں ہوگا، اس کیلئے تو پھر ہمیں پٹے پر زمین لینی پڑے گی پنجاب سے، تو میں اس کو نہیں سمجھ سکا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری مزروعہ پالیسی ہوتی ہے جنگلات میں تو ایک ضلع میں مزروعہ پالیسی ایک ہے، دوسرے ضلع میں مزروعہ پالیسی کا اور حساب کتاب ہے، تیسرے ضلع میں کچھ اور حساب کتاب ہے تو میں وزیر محترم سے یہ ضرور درخواست کرونگا کہ آپ اس میں یکسانیت تو پیدا کریں کہ جو مزروعہ پالیسی ملاکنڈ کے اندر ہے، وہی ہزارہ کے اندر ہونی چاہیئے اور جو چترال کے اندر ہے تو وہی گلیات کے اندر ہونی چاہیئے، اس کے اندر تبدیلی نہیں ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، بہت تعجب کی بات ہے کہ گرین پر پابندی ہے اور یہ سبجیکٹ ہمارا ہے، یہ محکمہ بھی ہمارا ہے اور ہمارا Full fledged وزیر بیٹھا ہوا ہے لیکن پابندی ہم نے نہیں لگائی، پابندی وفاق نے لگائی ہے تو کیا ہمارے میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے کہ ہم وفاق کی پابندی کو ہٹا سکیں؟ اب جبکہ کنکرنٹ لسٹ ختم ہوگئی ہے، اٹھارویں آئینی ترمیم پاس ہوگئی ہے اور صوبائی خودمختاری کی بات کی جارہی ہے تو ہم کب تک گرین کیلئے وفاق کی پابندی کو برداشت کریں گے؟ پچھلے سال یہ پابندی تھی اور اس سے پچھلے سالوں میں بھی یہ پابندی تھی، پابندی کس نے لگائی ہے؟ مجھے خوشی ہوتی کہ یہ پابندی ہمارا وزیر جنگلات لگاتا، مجھے خوشی ہوتی کہ یہ وزیراعلیٰ لگاتا لیکن پابندی کون لگا رہا ہے؟ وفاق لگا رہا ہے، وفاق کو ہماری ضروریات کا کیا پتہ ہے، کتنے Wind fall ہیں، اسکی کیا پوزیشن ہے؟ لوگ جو یہی کاروبار کرتے ہیں، وہ کس طرح کسمپرسی کی ذریعے زندگی گزارتے ہیں؟ تو اگر وفاق پابندی لگائے گا تو یہ بات بہت تعجب کی ہے۔ اگر ان دو، تین نکتوں کی وضاحت کرلیں گے جناب وزیر جنگلات تو انشاء اللہ پھر میں اپنی کٹوتی واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب کو پتہ بھی ہے کہ یہ ہمارے علاقے کے ہیں اور میرے بھائی بھی ہیں لیکن جہاں پر مجھے غلطی نظر آتی ہے تو چاہے بھائی ہی کیوں نہ ہو لیکن ان کو بھی Pinpoint کرنا چاہوں گی کہ یہ انہوں نے جو اتنی ڈیمانڈ لکھی ہوئی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کو دو سال سے میں کہہ رہی ہوں کہ دریاؤں کی نکاسی جو سوات میں ہے تو وہاں پر، سوات کے حوالے سے میں اسلئے کہتی ہوں کہ وہاں مجھے پتہ ہے کہ وہاں پر ہیں، وہاں پر فیکٹریوں سے جو ملبہ گرتا ہے، ساری نکاسی کا سسٹم خراب ہے، درہم برہم ہے، سب لوگوں کو بڑی مشکل ہے، روڈ کے اوپر پانی بہہ رہا ہے تو ان پر آج تک انہوں نے ایکشن نہیں لیا۔ اس پر میں نے کہا کہ ان کارخانوں کو نوٹس دے دیں کہ یہ اپنی نکاسی کا جو ملبہ ہے، یہ کہیں اور ڈالا کریں، دریاؤں میں نہ ڈالا کریں، وہ بھی انہوں نے نہیں کیا۔ پھر شجرکاری کے حوالے سے یہاں اسمبلی کے باہر بھی آپ نے خود ان سے کہا تھا کہ اسمبلی کے باہر پودے لگائیں، ابھی تک اسمبلی کے باہر نہیں لگے تو دوسری جگہوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تیسری بات یہ ہے کہ منسٹرز کالونی میں آپ جائیں سر، تو وہاں پر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کتنی صفائی کا ہمارا مہم وہاں چلتا ہے، کتنی صفائی ہے وہاں پر؟ سپیشل منسٹرز کالونی میں جائیں اور تو چھوڑیں، وہاں پر اگر اس طرح کی کارکردگی ہے ہماری تو پھر ہم مزید رقم کی ڈیمانڈ کیوں کرتے ہیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Environment, Wajid Ali Khan Sahib.

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، دا ډیمانډ چه دے، دا خو د تیر کال چه کوم Expenditures شوی دی د محکمے د ملازمینو په تنخواګانو او الاؤنسز یا چه کوم ملازمین مړه دی، د هغوی په Payments باندے، په ټرانسپورټ یا ټیوب ویل په خرچ باندے، دا مختلف څیزونه دی چه په هغے باندے دا اخراجات شوی دی او هغه ټول د صفحه 97 نه راواخله تر 103 صفحے باندے Total details چه دی، Establishment کښے موجود دی خو د هغے باوجود شازیه بی بی یا دے فاضل ممبرانو چه کومے خبرے اوکړے، د هغے به زهٔ جواب ورکړمه جی۔ شازیه بی بی دا سے اووئیل چه پراجیکټس دی او هغوی ایډورټائزمنټ اوکړی او بیا چه لاړ شو، وائی چه Appointments شوی دی او دا نوټسے هسے ورکړے شوے دی یا دا اشتهارات چه دی نو زما په خیال داسے نه ده۔ دلته کښے چه مونږ څومره هم اشتهارات ورکوؤ نو د هغے نه وروستو بیا انټرویو کیږی او په هغے

کښې یو د فنانس سره وی، یو پکښې د اسټیبلشمنټ کس وی، دوه پکښې زمونږ د ډیپارټمنټ کسان وی او هغوی ټول هغه پراجیکټس چه کوم دی، د هغې انټرویوز اخلی او د انټرویوز نه وروستو، هغوی ټول په هغې کښې، ځکه چه دغه یواځې ډیپارټمنټ نه شی کولے، دغه Appointments خو اسټیبلشمنټ، فنانس او زمونږ ډیپارټمنټ، بیا دا ټول کښینی او هغې کښې بیا هغوی انټرویوز کوی۔ اول Short listing اوکړی بیا انټرویوز کوی او بیا په هغې کښې Appointments کوی نو داسې څه خبره نشته او که د دوئ په نوټس کښې داسې څه خبره وی نو پکار ده چه بیا ما ته ئې اوکړی، هغې باندې به مونږه انشاء اللہ تعالیٰ سخت ایکشن اخلو او د هغې به مونږه مخ نیوے کوؤ۔ پکار دی چه زمونږ په هر کار کښې ټرانسپیرنسی وی او انشاء اللہ تعالیٰ دا Appointments به په ټرانسپیرنټ طریقه کیږی۔ جاوید عباسی صاحب خبره اوکړه، جاوید عباسی صاحب چه د کوم پراجیکټ خبره اوکړه، د واټر شیډ نو دا فیډرل فنډډ پراجیکټ وو او دا تقریباً پینتیس سال اوچلیدو، کله واپډا کړے، کله ورلډ فوډ پروګرام نه، کله د یو چا، تقریباً پینتیس سال دا اوچلیدو او په آخر کښې دا فیډرل انوائرنمنټ ډیپارټمنټ سپورټ کولو او سخکال هغوی دا دغه اوکړو چه مونږ دا نور نه شو ساتلے، دا مونږ ختموؤ نو بیا مونږ د هغوی سره، فیډرل منسټر سره، د سیکرټریانو سره ملاقاتونه اوکړل او په دې مو رضا کړل چه ډیویلپمنټل چارجز، دیګر ډیویلپمنټل کار به دوئ کوی او نان ډیویلپمنټل یعنی تنخواګانے چه دی د سټاف، ځکه چه هغه تین سو، چار سو په هغې کښې سټاف دے او تقریباً چه هزار د دې سره سپورټنګ سټاف دے چه هغې کښې د ډیرو خلقو روزګار دے او په هغې کښې ډیر زیات ایمپلائمنټ دے نو زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب په دیکښې ډیره دلچسپی واغسته او هغوی د فنانس، زمونږ د محکمې او د پی اینډ ډی میټنګ رااوغوښتو او دا فیصله اوشوه چه دا نان ډیویلپمنټل چارجز چه دی نو دا به صوبائی ګورنمنټ برداشت کوی، نو اوس تنخواګانے چه دی، هغه ملازمین واغستے شول او ډیویلپمنټل فنډ چه دے، هغه به فیډرل ګورنمنټ ورکوی نو دغه شان دا ډیپارټمنټ به چلیږی او دا پراجکیټ به انشاء اللہ داسے روان وی او داسے به چلیږی۔ مفتی صاحب چه کومه خبره

اوکړه د واټر شیډ په حواله، خو دا کوم تفصیلاً چه مے اووئیل هم دغه خبره ده خو دا مزروعه پالیسی چه ده، په دے باندے خو پابندی شته نه، صوبے چه دی، په هغے باندے پابندی هم نشته او زما په خیال باندے د زلزلے هغه کوم Wind fall چه دے یا د زلزلے په وجه چه کوم Damages شوی دی، د هغے د پاره هم دے پراونشل اسمبلئ یو ریزولیوشن متفقه پاس کړے دے او هغه هم Under process دے، انشاء اللّٰه تعالیٰ چه په هغے به هم کارروائی کوؤ او که دوئ سره داسے څه خبره وی نو بیا پکار ده چه ما ته اووائی، ډیپارټمنټ به بیا په هغے باندے نوټس واخلی انشاء اللّٰه تعالیٰ۔ نور سحر بی بی وائی چه د دریائے سوات، نو دریائے سوات چه دے یا دریائے کابل چه دے، په دے باندے خو زمونږه یو سکیم چه دے د هغے د Clean ساتلو د پاره، هغه منظور شوے دے، یو پراجیکټ دے خو هغه له Under process دے، هغه مکمل شوے نه دے، هغه داسے دے چه د هغے نه دا گنده اوبه چه څومره هم سیندونو ته ځی نو د هغه گنده اوبو د مخ نیوی د پاره به نوی لنک نهرونه جوړؤ او د هغه گنده اوبو رخ به هغه نهرونو ته واړوؤ او انشاء اللّٰه د دغے په وجه باندے به اوبه پاکیږی او هغے کښے حوضونه ئے ورته جوړ کړی دی۔ بیا د یو نه بل ته، د بل نه بل ته، په دے طریقه باندے پاکے اوبه به دغه نهرونو ته ځی او هغه Silt به په هغه انوائرنمنټ حوضونو کښے جمع کیږی۔ د دے نه علاوه کوم د چپس کارخانے چه دی نو هغے ته ډیپارټمنټ د Dust د کنټرول د پاره یوه داسے طریقه ښودلے ده چه هغے کښے Dust کنټرول کیږی او هم دے سره چه څومره زمونږ د سیمنټ فیکټریانے دی نو دے ټولو کښے Dust Control System لګیدلے دے، انوائرنمنټ ډیپارټمنټ خپل دا کار کړے دے خو سوات ته، بونیر کښے هم شوے دے خو لا سوات ته زمونږ د ډیپارټمنټ دا کار لا نه دے تلے نو یقیناً چه په هغے باندے به هم زر کار شروع شی چه هلته کښے هم دا میکنزم اختیار کړے شی چه زمونږه اوبه هم پاکے شی او ماحول هم پاک شی۔

جناب سپیکر: جی شازیه بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کافی حد تک وضاحت کر دی ہے لیکن ایک دو وضاحتیں میں کرنا چاہونگی، ایک یہ کہ میں نے پہلے ہی کہا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی بس ووٹ کیلئے میں Put کروں گا۔ ووٹ یا آپ Withdraw ہو رہی ہیں؟ آپ Satisfied ہیں، Or withdraw کر رہی ہیں؟

محترمہ شازیہ طہماس: جی اگر ان کی Surety ہے تو ایک سال کیلئے میں Withdraw ہو جاتی ہوں۔ اگر انہوں نے پھر دوبارہ Assure نہیں کیا تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سال بعد تو دوبارہ بجٹ ویسے بھی آئے گا، اس میں آپ۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس: دوبارہ بجٹ میں کٹ موشن پیش کرونگی۔

جناب سپیکر: آپ پھر پیش کریں۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب جاوید عباسی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کی اس ساری ڈیٹیل سے میں خود بھی واقف تھا، صرف میں واپس لینے سے پہلے کہہ رہا ہوں کہ کتنا بڑا ظالمانہ رویہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہماری حکومت کے ساتھ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو ساڑھے چار سو ملازمین ہیں، انکی تنخواہیں آپ دیں تو جناب سپیکر، یہ کروڑوں روپے بن گئے۔ میں نے اسلئے یہ معاملہ Raise کیا کہ یہ بڑا سیریس معاملہ ہے اور اگر وہ اگلے دو تین سال تک ڈیویلپمنٹل پیسہ نہیں دیں گے تو یہ ہمارے ساتھ بڑی ناانصافی ہو گی لیکن مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب یہ معاملات انکے ساتھ Raise کریں گے تاکہ وہ کوئی پیسہ ڈیویلپمنٹ کیلئے ہمارے اس پراجیکٹ کو ضرور دیں۔ میں اس پر اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Withdrawn, Mufti Kifayatullah Sahib?

مفتی کفایت اللہ: میں محکمہ جنگلات سے بالکل مطمئن نہیں ہوں البتہ وزیر جنگلات سے مطمئن ہوں، لہذا واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: واپس؟ (قہقہہ) چلیں، شکر ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Noor Sehr Bibi, withdrawn?

محترمہ نور سحر: سر! انہوں نے تو ایک کوسچن کا جواب میرا دے دیا، دو کا نہیں دیا لیکن پھر بھی ہمیشہ بہنیں قربانیاں دیتی ہیں، میں قربانی دیتی ہوں، میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Now the question is that Demand No. 20 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Environment, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 21.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین کروڑ، سینتالیس لاکھ، اڑسٹھ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 3,47,68,000 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010, in respect of Forest, Wild life.

Cut motions; Mr. Israr Ullah Khan Gandapur. Not present, lapsed. Dr. Iqbal Din Fana Sahib. Not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib. Not present, lapsed. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib to please move his cut motion.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Javed Abbasi Sahib. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب جاوید عباسی: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Zamin Khan Sahib. Not present, lapsed. Malik Hayat Khan. Not present, lapsed. Maulvi Obaidullah Khan Sahib to please move his cut motion.

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب! بڑی مہربانی کہ موقع ملا بولنے کا۔ میں نے اس سلسلے میں وزیر صاحب سے بات بھی کی ہے، انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی ہے تو ویسے میں وضاحت۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولوی عبیداللہ: آپ چونکہ سر،۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولوی عبیداللہ: میں سپیکر صاحب سے بات کر رہا ہوں، آپ سے بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: آپ موشن پیش کریں تو اس کے بعد پھر آپ کو۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: میں ایک، دو معروضات پیش کر کے واپس لیتا ہوں۔ موشن کو ایک دو باتیں کر کے واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، بات ایک پروسیجر کی ہے۔ ایک طریقہ ہے، آپ موشن پیش کریں تو میں وہ ہاؤس میں Lay کروں گا۔

مولوی عبیداللہ: جی میں پیش کر لیتا ہوں یہ موشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر آپ کو موقع مل جائے گا۔ بات بالکل مکمل کریں اس پر۔ ابھی موشن ذرا پہلے پیش کریں کہ کٹوتی کتنی ہے آپ کی؟

مولوی عبیداللہ: یہ پینسٹھ لاکھ کی ہے۔ میں پیش کرتا ہوں پینسٹھ لاکھ کی۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees sixty five lakh only. Mr. Naseer Muhammad Khan Mindadkhel Sahib.

Mr. Naseer Muhammad Khan Mindadkhel: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Ji, Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہاں کٹوتی لانے کا مقصد یہ ہے کہ جنگلی حیوانات جو ہیں، یہ ناپید ہو گئے ہیں۔ کچھ لوگ تو ان کا شوقیہ شکار کر کے انہیں ختم کر رہے ہیں، کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اس کی نسل کی افزائش کیلئے کوئی خاطر خواہ Step نہیں لے رہا، تو اس پر اگر ان کا کوئی پروگرام ہے اور وہ پروگرام اگر یہ بتادیں کہ جنگلی حیوانات کی نسل کشی کے تدارک کیلئے ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے تو میں اس کو Withdraw کر لوں گا۔

جناب سپیکر: مولوی عبیداللہ خان صاحب۔

مولوی عبیداللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! کوہستان کا جو جغرافیائی محل وقوع ہے، اس میں لمبائی میں ایک کلو میٹر سڑک ہے بھاشا سے بشام تک، وہاں پر مختلف قسم کے درے ہیں تو اللہ کے فضل سے ہمارے کوہستان کے درے جنگلات سے بھرے ہوئے ہیں تو جونہی ہماری یہ حکومت آگئی، وہاں پر سمگلنگ ہو رہی تھی بہت زیادہ تو ہمارے وزیر صاحب نے لوئر کوہستان میں ایک ایسے ڈی ایف او صاحب کی تقرری کر دی کہ جو بڑا دیانتدار اور تگڑا قسم کا آدمی ہے۔ اس نے سڑک پر جو سمگلنگ ہو رہی تھی

لکڑی کی، وہ بند کر دی ہے، ایک نگ بھی سمگل نہیں ہو رہا لیکن دریائے سندھ کے ذریعے سے بہت مقدار میں کوہستان کے اندرون سے لکڑی آ کر ہری پور جاتی ہے تربیلہ کے ذریعے سے، تو میں نے وزیر صاحب سے بات کی ہے، انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس میں کوئی میٹنگ کر لیں گے، چیف کنزرویٹر بھی ہو گا اور سیکرٹری فارسٹ بھی ہو گا، ان کو بلا کر کوئی نہ کوئی موبائل ٹیم بنائیں گے تاکہ دریائے سندھ میں جو لکڑی آجاتی ہے، اس کو بند کرانے کا بندوبست کرنے کیلئے وعدہ کیا ہے، اس بنا پر میں اپنی موشن کو واپس کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب قلندر خان لودھی صاحب! آپ Withdraw-----

جناب قلندر خان لودھی: سر! وزیر صاحب کچھ-----

جناب سپیکر: اچھا، اچھا، سوری، انہوں نے پہلے سے Withdraw کیا، میں سمجھا آپ بھی۔ جی آنریبل منسٹر فار انوائرنمنٹ، واجد علی۔

وزیر برائے ماحولیات: محترم سپیکر صاحب! جس طرح قلندر لودھی صاحب نے کہا کہ جنگلی حیات کا تحفظ اور کچھ نسلیں ناپید ہو چکی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے بہت اچھا کام کیا ہے اور بہت ساری انہوں نے ہیچریز بھی بنائی ہیں، مثلاً ایک علاقہ ہے کوہستان میں، جس طرح مولانا صاحب نے کہا 'پلس'، تو اس میں ایک ایسا پرندہ ہے جو دنیا میں ناپید ہو چکا ہے، جس کو Western Tragopan کہتے ہیں اور اس پرندے کی پاپولیشن کو ہم نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ہم ساری دنیا میں اب ایک نمبر پر ہیں، جس طرح ہم نے اس کی حفاظت کی ہے اور جس طرح اسکی پاپولیشن کو ہم نے بڑھایا ہے۔ اس طرح ہمارے ہاں دو Leopards جو ہیں، وہ ایک Dangerous specie ہے دنیا میں، اس کو ہم نے چترال اور کوہستان کے علاقوں میں محفوظ کیا اور اب اس کی پاپولیشن بڑھ چکی ہے تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وائلڈ لائف نے بہت سارے پرندوں کی ری جنریشن بھی کیا اور جس طرح جو جو Species ہمارے Dangerous تھے، اب اس Dangerous کے دائرے سے نکل چکے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے میں ہمارے وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ جو ہے، یہ بالکل قابل تحسین ہے اور ان کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے بہت Hard work کیا ہے اور زیادہ تر لوگ جو ہیں، ابھی ہم دیکھ رہے تھے، جگہ جگہ ہم نے نیشنل پارکس بنائے ہیں چترال میں، کوہستان میں، یہ ہمارے چراٹ، نظام پور میں، جس میں ان Species کو ہم تحفظ دے رہے ہیں تاکہ اس کی پاپولیشن زیادہ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ

ہمارا ڈیپارٹمنٹ خاصکر ہمارے صوبہ پختونخوا کی وائلڈ لائف، سارے پاکستان میں ٹاپ پر اس حوالے سے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ اس سے مزید اچھا کام کرے گا تاکہ ہماری جنگلی حیات تحفظ بھی پا سکے اور مزید اس کی پاپولیشن بڑھ سکے اور میں قلندر لودھی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی موشن واپس لے لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اور آپ تو پہلے ہی Withdraw ہو چکے ہیں نا جی، عبید اللہ خان صاحب؟

<u>مولوی عبید اللہ خان</u>: جی ہاں، جناب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Well, now the question is that Demand No. 21 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Environment, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 22.

واجد علی خان صاحب یہ سارے پیسے تو آپ لے جا رہے ہیں۔

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات)</u>: مسٹر سپیکر سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ انہتر لاکھ، دس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپ جوائنٹ بھی کر سکتے ہیں، یہ سیکرٹریٹ کی طرف سے ایک موشن ہے لیکن ابھی تو اسی طرح چلے گا۔ آپ لوگوں نے چونکہ علیحدہ علیحدہ بھیجا ہے تو اسلئے ایک ایک لیں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Motion moved that a sum not exceeding rupees 69,10,000 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010, in respect of Fisheries.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Sardar Aurangzeb Khan Noltha Sahib. Not present, lapsed. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زهٔ جی Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! چار لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees four lakh only. Mr. Muhammad Zamin Khan. Not present, lapsed. Malik Qasim Khan Khattak Sahib to please move his cut motion.

ملک قاسم خان خٹک: Withdraw کرتا ہوں، سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Maulvi Obaidullah Khan to please move his cut motion on Demand No. 22.

مولوی عبیداللہ: جناب والا! میں پینتیس لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees thirty five lakh only. Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel Sahib.

Mr. Naseer Muhammad Khan Miadadkhel: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib, please.

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ فشریز کے بارے میں جو بھی پیسہ خرچ ہوا ہے تو یہ بڑا Important محکمہ تھا اور دو علاقوں میں اس پر بڑی توجہ کی ضرورت تھی، ایک علاقے سے ہمارا تعلق ہے اور ایک علاقے سے خود منسٹر صاحب کا تعلق ہے۔ جناب، سوات سے ہونا چاہیئے تھا کہ پچھلے کچھ سالوں میں بہتری آتی، کچھ سالوں سے یہ دونوں بڑی، ٹراؤٹ کیلئے شاید ایک ہیچری یا ایک یونٹ لگایا گیا تھا سوات کے اندر اور ایک پرائیویٹ سیکٹر میں ہزارے کے اندر کاغان اور ناران کے ساتھ، اب ہمارے ہاں یہ ایک فیشن بن گیا کہ جو چیز بھی ہمارے ذمہ آتی ہے، وہ ہم اتنا خراب کر دیتے ہیں کہ پھر Next حکومت اور اس کے بعد اس کا کوئی وجود نہیں رہتا۔ جناب سپیکر! آپ نے سنا ہو گا کہ ایک زمانے میں بڑا مشہور تھا کہ جو آدمی کراچی، لاہور یا جہاں کہیں سے بھی نکلتا تھا تو وہ کہتا کہ میں سوات، کاغان یا ناران جاؤنگا، میں نے ٹراؤٹ کھانی ہے اور میں نے اس کا شکار کرنا ہے یا میں نے اس کو دیکھنا ہے مگر

بد قسمتی سے جناب، کہ وہ دریا جس میں کبھی صاف پانی تھا، جسے انسان پی سکتا تھا لیکن آج وہ حالات آ گئے کہ خود اپنی انکی رپورٹ ہے کہ وہاں مچھلیاں آتی ہیں، مر رہی ہیں کیونکہ وہاں کا پانی جناب سپیکر، صاف نہیں رہا۔ آپ دیکھیں کہ جتنے ہوٹلز تھے اور جتنا سیوریج سسٹم تھا، وہ سارا گندہ پانی انہیں دریاؤں میں پھینک دیا گیا جن میں ان مچھلیوں نے پرورش پائی تھی۔ اسکے علاوہ ٹراؤٹ کی ایک نسل یہ بھی ہے کہ جو دوسری مچھلیاں ہیں، وہ خود کھا جاتی ہیں، ان کی بھی بریڈنگ نہیں ہونے دیتیں۔ اس کیلئے ہم چاہیں گے کہ ہمیں منسٹر صاحب بتائیں کہ کوئی ایسا کام ہوا ہے سوات کے اندر اور اس اندر؟ آپ کو جناب سپیکر، اگر کوئی ٹراؤٹ کھانے کا موقع ملا ہو یا جناب رحیم داد خان صاحب کو موقع ملا ہو تو میں نہیں کہہ سکتا، باقی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے صوبے کے کسی آدمی کو شاید اتنے سالوں میں یہ موقع نہ ملا ہو اور سوات کے اندر جو تھوڑی بہت یہ ٹراؤٹ پیدا بھی ہوتی ہے تو وہ بھی پرائیوٹ، وہاں سے اٹھائی جاتی ہے اور اسلام آباد لائی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں بھی ہمیں ذرا بتایا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ یہ Important محکمہ تھا، یہ Important ہمارا جو تھا، اس کے ذریعے ہم اپنی آمدنی بڑھا سکتے تھے، ہم اپنے Tourists کو Attract کر سکتے تھے اور مجھے بڑی خوشی ہے چونکہ یہ دونوں محکمے منسٹر صاحب کے ساتھ ہیں، انوائرنمنٹ بھی چونکہ منسٹر صاحب کا ہے، تو یہ دونوں ذمہ داریاں اسی محکمہ کی تھیں کہ یہ ان دونوں کو اسطرح رکھتے کہ محکمہ بھی تیز ہوتا اور انوائرنمنٹ، ہمارا جو ماحولیات ہے، وہ بھی بہتر ہوتا لیکن جس طرح یہ لگ رہا ہے اور یہ اتنا پیسہ بھی لگا رہے ہیں تو کیا Future کیلئے کوئی پلان رکھتے ہیں کہ اس معاملے کو، اس محکمے کو ٹھیک کرنے میں اتنا بڑا پیسہ خرچ ہو گیا ہے اور بجٹ سے اوپر یہ پیسہ خرچ ہو گیا ہے، اس کا جو کام کرنے کا تھا، وہ کام بالکل سرے سے ختم ہی ہو گیا ہے، تو یہ پیسہ کس طرح خرچ ہوا ہے؟ تو مجھے اس کی تفصیل بتائی جائے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب عبیداللہ خان صاحب۔

مولوی عبیداللہ: بہت مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ یہ ماحولیات کے بارے میں، جتنا انسان کیلئے عمر اور وقت درکار ہے، اسی طرح جنگلی حیات کیلئے بھی عمر اور اس کا زندہ رہنا ضروری ہے۔ ہمارے کوہستان میں جی، میں کوہستان کی بات کر لیتا ہوں کہ جب وہاں سڑکیں نہیں تھیں تو ہمارا گزارہ فقط اور فقط شکار پر تھا اب چونکہ سڑکیں بن گئی ہیں تو گوشت کی اتنی زیادہ ضرورت نہیں ہے مگر ہماری وزارت کی طرف سے چونکہ کوئی معقول انتظام نہیں ہے کہ جنگلی حیات کو تحفظ ملے تو میں اپنے وزیر صاحب سے یہ ریکویسٹ کر لیتا ہوں کہ جتنا ہو، جسطرح جنگلات کا تحفظ کرنے کیلئے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ایک موبائل ٹیم

بناؤں گا، اسی طرح جنگلی حیات کی بھی ایک ہی وزارت ہے، اس میں تو آپ مہربانی کر کے ایک موبائل ٹیم بنائیں۔ دیکھیں ناجی عباسی صاحب، یہ پوری ایک ہی وزارت ہے، ایک ہی وزارت میں ہر ایک کی بات ہو سکتی ہے، یہ وزارت ایک ہی ہے تو اسی طرح جتنی جنگلات کے تحفظ کیلئے ہمارے وزیر صاحب نے جو حکمت عملی وضع کی ہے، اس سے ہم تحفظ کی طرف جا رہے ہیں تو جنگلی حیات جو کہ مارخور ہے، چکور ہے، مرغ زریں ہے، اس طرح بے انتہاء قسم کے ہمارے پاس پرندے ہیں تو ایک موبائل ٹیم اسی کیلئے بھی بنائیں تاکہ ان کی حیات بھی آپ محفوظ کر سکیں، اس لئے انکی ان باتوں سے میں اپنی کٹوتی کو واپس کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب! دا ورله څنګه به بچ کوئ، دا دوئ چه څه غواړی؟ جی!

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، دا چا چه تراؤټ مهے نه دے خوړلے نو هغوی له زهٔ دعوت ورکومه چه په سوات کښے جشن سوات دے، په هغے کښے دغه مفت دی، دا دی چه دا اوسیدل او ډوډئ به دوئ خپله خوری، پکار ده چه دغه جشن ته دوئ لاړ شی نو کیدے شی چه سوات کښے مهی پکښے اوخری جی۔ جاوید عباسی صاحب چه د تراؤټ مهیانو خبره اوکړه جی، دا ټورازم بانډے یو سیمینار شوے وو او په یو کنونشن کښے هغوی دا مطالبه کړے وه چه د تراؤټ مهیانو نسل ته خطره ده نو په دے وجه بانډے عاقل شاه صاحب مونږ ته یو خط رااولیږو چه د بهر د خلقو کانفرنس په تراؤټ مهی دے ځکه چه په ډیر تیزئ سره دا ختمیږی، خلق کیمکل استعمالوی، مختلف دغه استعمالوی نو د ټورسټس او د ټورازم منسټرئ په درخواست بانډے مونږ د دو کالو د پاره د تراؤټ مهی په نیوو ډیره پابندی لګولے ده، تقریباً یو کال ئے اوشو او کوشش به زمونږه دا وی چه د هغوی شومره هیچریز چه دی، دا هم زیاتے شی او په هغے کښے د کلکوټ یوه نوے هیچری ئے هم جوړه کړه، دغسے د مدین یوه نوے هیچری چه مونږ جوړه کړه او زمونږ کوشش دا دے چه په هغه ځایونو کښے که تراؤټ مهے پائی، چه په کوم ځائے کښے هغه Growth کولے شی نو زمونږ محکمه هغلته دغه د تراؤټ مهو بچ پریږدی چه د هغوی تعداد زیات شی نو دوه طریقے مونږه استعمالوؤ د هغے د پاره، یو هیچری استعمالوؤ، یو Natural flow، هغه اوبه استعمالوؤ نو په دواړو کښے زمونږه ډیپارټمنټ لګیا دے او

هغوی کار کوی۔ د دے نه علاوه جی زمونږ ډیپارټمنټ تربیله ډیم هم اغستے دے د واپډا نه، د دے سره غازی بروتها چه کوم پراجیکټ دے، د هغے هغه نهر د نیو د پاره زمونږه پختونخوا صوبے ته ټرانسفر شو د دے چه کوم رائټس دی نو موجوده وخت کښے زمونږه فشریز ډیپارټمنټ ډیر ښه په تیزئ سره روان دے جی، ښه کار کوی او څنګه چه دوئ اووئیل چه د اوبو دا ګند چه دے نو دے د پاره د سوات ریور د پاره تقریباً د نهه سوو ملینو یو پراجیکټ جی منظور دے۔ داسے د دغے علاقے چه کوم کاغان، ناران دی، په هغے کښے خو دومره ګند نشته خو لاندے چه کوم دریا دے، د هغے د Clean mechanism چه کوم زمونږه پروګرام دے نو په هغے کښے به انشاء الله تعالیٰ زمونږ کوشش دا وی چه زمونږه څومره دریابونه دی، دا مونږ پاک اوساتو، په هغے زمونږ کوم چه Sea life دے، دغه هم محفوظ اوساتو نو کوشش به زمونږه دا وی جی چه هغه مونږه محفوظ کړو او دے ملګرو ته زما درخواست دے چه دوئ د مهربانی اوکړی، دا خپل کټ موشن د واپس واخلی۔

<u>جناب سپیکر:</u> واجد علی خان صاحب، آبادی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور یہ ایک اچھی Source ہے جو White meat، مچھلی خاصکر، تو اس میں بہت بڑی گنجائش ہے، ہمارے پاس زمینیں کم ہیں، اس کی فارمنگ اور اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس محکمے نے اگر اس کو زیادہ وہ کیا تو یہ فارمرز کیلئے بھی اور انسانوں کیلئے بھی خوراک کا دوسرا ذریعہ مل جائے گا۔ جی اوس تاسو، جاوید عباسی صاحب، Withdrawn?

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> ٹھیک ہے جناب، جس طرح انہوں نے کہا ہے تو ہم ان کے شکر گزار ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ اس سے بہتری آئے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاءاللہ، انشاءاللہ۔ جی مولوی عبیداللہ خان صاحب، Withdrawn، واپس۔۔۔۔۔

<u>مولوی عبیداللہ:</u> واپس کرتا ہوں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, now the question is that Demand No. 22 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Irrigation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 23. The honourable Minister, please.

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چوبیس کروڑ، پینسٹھ لاکھ، تراسی ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر صاحب! آج ہم آپ کے ایک سائٹ کا ویزٹ کر چکے ہیں، عاطف خان بھی تھے، میرے آنریبل ایم پی اے صاحبان بھی تھے اور پوری ٹیم بھی تھی، کافی اچھا کام ہو رہا تھا "فلڈ پروٹیکشن سکیم"، فلڈ سکیم پشاور کا، تو Appreciation کے قابل ہے، بہت بڑی اور بہت اچھی سکیم ہے (تالیاں) یہ بہت اچھی خبر ہے کہ پشاور کے فلڈ پر ٹیکشن کیلئے یہ پینسٹھ کروڑ کی سکیم آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے مرکزی حکومت سے پیسے لیکر شروع کی ہے، بہت بڑی اچھی سکیم تھی۔ ہم سب کو بلکہ ایوان کو پتہ نہیں تھا، معزز ایوان کی طرف سے میں آپ کا اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(تالیاں)

وزیر آبپاشی: شکریہ جناب۔

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی)}: پینسٹھ کروڑ میں میرا بھی کچھ ہاتھ ہے۔

جناب سپیکر: جی جناب۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی): پینسٹھ کروڑ میں میرا بھی کچھ ہاتھ ہے جی۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی؟ (قہقہہ) لیکن آپ نے فنڈ نہیں دیا ہے، فنڈ مرکزی حکومت سے ملا ہے اور نہیں، ہاں سوری، سوری، آپ نے ادھر بہت اچھا Pursue کیا تھا، ہاں مجھے یاد آیا جی، رحیم داد خان کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن میڈیا کے دوستوں سے گلہ ہے، آج آپکو صبح سویرے اطلاع دی گئی تھی کہ ہمارے آنریبل منسٹرز اور ایم پی ایز بھی جا رہے ہیں، تو مجھے تو افسوس ہوا کہ ادھر آپ میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا اور آپکی پرنٹ میڈیا کا خاصکر میں دیکھ رہا ہوں، آج ٹی وی والے دو دوست آئے تھے لیکن پرنٹ میڈیا کا اگر ایسا رہا تو خدا خیر کرے، آپ کے فیوچر کا مجھے بڑا خطرہ لگ رہا ہے۔

Motion moved that a sum not exceeding rupees 24,65,83,000 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for year ending 30th June, 2010, in respect of Irrigation.

یہ میڈیا کے دوستوں کو اسلئے کہا کہ روزانہ اخباروں میں Sad news بہت زیادہ آتے ہیں، یہ پشاور کیلئے بہت اچھی خبر تھی تو ایسی اچھی خبریں بھی اگر اخباروں میں آئیں گی تو ہمارے لوگ تھوڑا خوش ہوں گے کہ پینسٹھ کروڑ کا ایک اچھا گفٹ فیڈرل گورنمنٹ سے آیا اور پراونشل گورنمنٹ، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے، تو یہ اسلئے میں نے تھوڑا سا آپکو وہ کیا۔

Mr. Akram Khan Durrani Sahib to please move his cut motion on Demand No. 23. Janab Akram Khan Durrani Sahib.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپیکر صاحب، زۀ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنداپور:</u> سر! چونکہ میں چند دن سے رخصت پہ تھا، اس وجہ سے صحیح طور پر تیاری بھی نہ کر سکا اور میں اپنی ساری کٹ موشنز Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Withdrawn. آج ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ کی اچھی سکیم دیکھی ہے، ویسے بھی اچھی ہے، Appreciation کیلئے بھی اگر Withdraw ہو جائیں تو اچھا ہے، مسٹر اقبال دین فنا صاحب۔ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب۔

<u>Dr. Iqbal Din:</u> Withdrawn, Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib. Sardar Sahib. Not present, lapsed. Haji Qalander Khan Lodhi Sahib.

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر! ویسے بھی وہ خود چونکہ کافی Competent Minister ہیں اور بڑا انہوں نے اچھا چیک رکھا ہے ڈیپارٹمنٹ پر، ہمیں اس نے تھوڑے بہت پیسے بھی دیئے ہیں، بہر حال چونکہ چیئر کی طرف سے بھی اتنی ان کی تعریف ہو رہی ہے، ڈیپارٹمنٹ کی، تو اب میرے خیال میں اس پر کٹ موشن دینا جائز نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے رولنگ آ گئی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بڑی مہربانی قلندر خان لودھی صاحب، شکریہ۔ محمد جاوید خان عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! اگر پشاور کیلئے اتنا اچھا پراجیکٹ ہوا ہے تو اس خوشی میں میں کہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ توجہ کبھی ہماری طرف بھی، ضرور یہ نظر کرم ہو گی، تو اس خوشی میں میں واپس لیتا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ضروری ہے جی۔ Mufti Kifayatullah Sahib to please move his cut motion.

مفتی کفایت اللہ: میں نے جی بڑی تیاری کی تھی اور میں اس پر آخر تک جانا چاہتا تھا، اسلئے کہ پچھلے دو سالوں میں انہوں نے مجھے ایری گیشن میں بالکل نظر انداز کیا، تو میں تو بتانا چاہتا ہوں کہ میں ایم پی اے ہوں اور میرا بھی حلقہ ہے اور وہاں پر بھی ایریگیشن کا کام ہوتا ہے تو جناب، آپ نے ماحول ایسا بنا دیا کہ میں نے بہت اچھی تیاری کی تھی اس وقت اور میں اس پر آگے تک جانا چاہتا تھا لیکن شرم آتی ہے۔ اگر وہ یہ یقین دہانی کرائیں کہ مجھ سے زیادتی نہیں کرے گا تو میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ انوکھا سٹائل ہے پرویز خان خٹک صاحب، خصوصی عنایت ہو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب کے حلقے میں جو بھی مسائل ہوں تو انہیں ضرور آپکی طرف سے خصوصی توجہ چاہیئے۔ مختیار علی خان صاحب۔

Mr. Mukhtiar Ali Advocate: Withdraw, ji.

جناب سپیکر: Withdrawn? تھوڑا سا تمہید باندھا کریں مختیار علی خان، ایسے مفت میں Withdraw نہ ہو جایا کریں۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: تھیک دہ جی چہ تیر دوہ کالہ خوئے پہ اوچہ ساتلے یو خو پہ دے کال کبنے ئے راتہ کتلے دی نو پہ دے وجہ ئے Withdraw کومہ۔ سر! د حکومتی بنچ سرہ د تعلق باوجود دوہ کالہ ئے نظر انداز کړے وو خو بھرحال اوس ئے راتہ کتلے دی، د ھغے پہ وجہ باندے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، ستاسو گیلہ؟ (قہقہہ) قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب۔ جناب آنریبل منسٹر بڑے Competent ہیں اور اپنے محکمے پر خوب عبور ہے ان کا اور ہم خود بھی یہ کٹ موشن واپس لینا چاہتے ہیں مگر ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ضلع کرک کہ سو فیصد وہاں خٹک ہیں، وہ کونسا ایسا بد قسمت ضلع ہوگا جس میں ایریگیشن کا سب ڈویژن نہ ہو; اس کا سب انجینیئر نہ ہو؟ ضلع کرک چوبیس اضلاع میں واحد ضلع ہے کہ وہاں سب ڈویژن بھی نہیں ہے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا، ڈویژن تو درکنار، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خدارا اپنی خٹک قوم پر رحم کریں اور انشاء اللہ اس کو ڈویژن بنا کر مہربانی کریں گے اور آپ نے ان کی تعریف کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ خٹک نامے کی طرف سے درخواست آئی۔ Maulvi Obaidullah Khan Sahib to please move his cut motion.

مولوی عبیداللہ خان: جناب والا! میں پانچ لاکھ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five lacs only. Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel Sahib.

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! دومرہ صفت د اوکړو چہ مجبوراً اوس ئے مونږہ د دۀ پہ آنر کښے دا خپل تحریک واپس اخلو جی۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: بنہ جی۔ مولوی عبیداللہ خان صاحب۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر! بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ پرویز خٹک صاحب بڑے فطین اور سمجھدار آدمی ہیں اور میرے قریبی دوست اسلئے بھی ہیں کہ ہم چار سال اکٹھے ناظم رہے ہیں اور ناظمین کے یہ سربراہ بھی تھے، تو ان کے ساتھ میری بات چیت ہو گئی ہے، ایک وعدہ انہوں نے میرے ساتھ کیا ہے کہ میں کوہستان میں آکر اس جگہ کو خود دیکھ کر فزیبلٹی رپورٹ بنا کر جتنے بھی پیسے ہونگے، خرچ کرونگا تو اسی بنا پر میں واپس لیتا ہوں۔ کیوں خٹک صاحب، ٹھیک ہے نا جی؟ یہ بات صحیح ہے نا؟ میں دعوت دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: پرویز خان خٹک صاحب، آپکے پاس پھر تو کہنے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے لیکن آپ بہت لیٹ اٹھتے ہیں۔ صرف یہ وضاحت کریں کہ کیوں لیٹ اٹھتے ہیں؟

وزیر آبپاشی: کہاں پر لیٹ اٹھتا ہوں؟

جناب سپیکر: آج صبح ہم نے آپکا بڑا انتظار کیا۔ جی بسم اللہ۔

وزیر برائے آبپاشی: سر، آپ نے دس بجے اطلاع دی تھی کہ گیارہ بجے پہنچنا ہے تو یہ تو ایک دن پہلے ہونا چاہیئے تھا۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں مفتی کفایت اللہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمیں سکیمیں دیں، ہم ضرور کریں گے، جو جو ایم پی ایز نے سکیم دی ہیں، ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم ان کو Accommodate کریں چونکہ ایک سو چوبیس کا ہاؤس ہے تو خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ لوگ، ایم۔پی۔ایز ہمارے بھائی رہ گئے ہوں گے لیکن میں سب کو یقین دلاتا ہوں جن کی سکیمیں پچھلے سال یا دو سال میں نہیں ہوئیں تو انشاءاللہ اگلے سال میں ضرور ان کو Accommodate کریں گے کیونکہ ایک سو چوبیس ممبران ہیں تو سب کو Accommodate کرنا بہت مشکل کام ہے مگر میری پوری کوشش ہے کہ میں

سب کیلئے کچھ نہ کچھ کر سکوں۔ باقی قاسم خٹک صاحب نے جو بات کی ہے تو چونکہ کرک میں ایریگیشن ہے ہی نہیں، وہاں نہ نہریں ہیں، نہ کوئی ایسی چیز ہے، سرکاری پیسہ ہم ضائع بھی نہیں کرنا چاہتے مگر پھر بھی اگر ضرورت ہے تو خواہ مخواہ ہم وہاں پر وزٹ رکھ لیں گے محکمے سے میٹنگ کر کے کیونکہ ایک جگہ پر ایریگیشن ہے ہی نہیں تو ہم سرکاری لوگ ویسے تو نہیں بٹھا سکتے لیکن اگر یہ اس طرح خوش ہوتے ہیں تو ہم یہ کام بھی کر دیں گے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، ایریگیشن سسٹم کچھ بھی نہیں ہے؟

<u>وزیر برائے آبپاشی:</u> وہاں تو نہیں ہے نا۔

<u>آوازیں:</u> ہے، ہے۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> سر! وہاں پر ہے۔ جناب سپیکر! چنغوز ڈیم، لواغر ڈیم، کرک ڈیم اور مردان خیل ڈیم ایریگیشن وہاں پر ہیں، یہ بات غلط ہے۔ میں ریکارڈ کیلئے واضح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں صاحب بھی کھڑے ہوئے ہیں اور خٹک صاحب بھی کھڑے ہیں، آپ میرے خیال میں بعد میں ان سے مل لیں۔

<u>وزیر برائے آبپاشی:</u> میں سمجھتا ہوں جی ان کو۔ اگر وہاں پر سمال ڈیم ہے تو وہاں پر Definitely۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ٹی بریک میں آپ ان دونوں کے ساتھ بیٹھیں گے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> میاں صاحب، په دے باندے بحث نه کیږی۔ په کټ موشن باندے بحث کیږی نه، هم دغه یو بحث چه دے نو خلاف قانون دے کنه۔۔۔۔

(شور / قطع کلامی)

<u>وزیر برائے آبپاشی:</u> جی سمال ڈیمز کا اپنا الگ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ٹی بریک میں ڈسکس کریں گے۔ مولوی عبیداللہ صاحب، تحریک Withdraw ہو گئی؟

<u>مولوی عبیداللہ:</u> ہاں جی۔

<u>وزیر برائے آبپاشی:</u> مجھے جواب تو دینے دیں۔ وہاں پر جی سمال ڈیمز کا جو محکمہ ہے، اس کے اپنے ڈیپارٹمنٹ ہیں، سب انجینئر، انجینئر ہر ڈیم پر موجود ہیں، ادھر کوئی ایسی کمی نہیں ہے لیکن یہ تو ایکسٹرا ایک سب

انجینیئر کی بات کر رہے ہیں، نہروں کیلئے وہاں جو کچھ موجود ہے، اس کیلئے ہمارے افسران موجود ہیں، کوئی ایسی کمی نہیں ہے۔ اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سمال ڈیمز کا Full fledged system ادھر موجود ہے؟

وزیر برائے آبپاشی: اس کے اپنے محکمے کے لوگ بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی اگر کوئی ایسی بات ہو تو بریک میں آپ بھی آئیں، چیمبر میں بیٹھیں گے، وہ ہو جائے گی۔ اچھا ٹھیک ہے جی۔ Now the question before the House۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبیداللہ صاحب! آپ تو Withdraw ہو چکے ہیں نا۔

مولوی عبیداللہ: واپس لیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ Now the question is that Demand No. 23, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhwa to please move his Demand No. 24.

جناب محمود زیب خان (وزیر برائے معدنیات): وزیر برائے صنعت، خیبر پختونخوا کے ایماء پر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چھہتر لاکھ، اٹھہتر ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ اور ڈیمانڈ صرف، کتنا ہے؟ چھہتر لاکھ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کہنے دے، اچھا، اچھا۔ Motion moved that a sum not exceeding rupees 76,78,000 only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010, in respect of Industries.

Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib to please move his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، سو روپئ کٹ موشن دے۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب، میں سب کو Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Total withdrawn?

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Yes Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib. Not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب خان نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Attiqur Rehman Sahib. Not present, lapsed. Haji Qalander Khan Lodhi Sahib.

Haji Qalander Khan Lodhi: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib.

محمد جاوید عباسی: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah Khan.

مفتی کفایت اللہ: میں جناب سپیکر، سات سواناسی روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees seven hundred and seventy nine only. Mr. Muhammad Zamin Khan to please move his cut motion on Demand No. 24.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Mr. Mukhtiar Ali Khan to please move his cut motion on Demand No. 24.

Mr. Mukhtiar Ali Khan: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Malik Qasim Khan Khattak Sahib, ji.

ملک قاسم خان خٹک: پندره هزار روپئ کٹ موشن پیش کومه جی۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifteen thousand only. Maulvi Obaidullah Khan Sahib to please move his cut motion on Demand No. 24.

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب! ہمارے وزیر صاحب نے ستر لاکھ روپے مانگے ہیں اور یہاں میں نے پینتیس لاکھ روپے کی کٹوتی مانگی ہے تو مجھے مناسب نظر نہیں آتا یہ ستر لاکھ روپیہ سے پینتالیس روپیہ کا کاٹنا میں مانگو، اسلئے میں واپس لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdraw کر رہے ہیں؟

مولوی عبیداللہ: جی ہاں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel Sahib.

Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib.

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ چونکہ اس صوبے کی معیشت میں انڈسٹریز کا بہت بڑا کردار ہے اور ایگریکلچر کے بعد یہاں کے لوگوں کا جو ذریعہ معاش ہے، وہ انڈسٹریز ہیں لیکن یہاں پر جو میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے انچارج منسٹر جو ہیں، ایک تو وہ اس ہاؤس کے پورے بجٹ سیشن میں نہیں آئے ہیں۔ ابھی تک گورنمنٹ نے یہ بھی وضاحت نہیں کی ہے کہ منسٹر موصوف کی کیا مجبوری ہے؟ کیا واقعی کوئی ان کی گھریلو تکلیف ہے کہ اس ایوان کے پورے بجٹ سیشن میں اتنے اہم ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ دار ہوتے ہوئے ایک دن بھی انہوں نے زحمت گوارا نہیں کی؟ ایک تو میں حکومت سے یہی چاہونگا کہ وہ ہمیں ذرا بتا دیں کہ منسٹر صاحب کہاں ہیں، جن کی اس بجٹ سے اور اس محکمے سے اور کیا اہم ضرورت تھی کہ انہوں نے پورے اس بجٹ اجلاس میں ٹائم بھی نہیں دیا؟ ابھی جب ہمارے دوسرے منسٹرز صاحبان جواب دیں گے تو مجھے تو ان کے اپنے ڈیپارٹمنٹ پہ بھی افسوس ہے، میں اس پہ بعد میں آنے والا ہوں، بعد میں اس پہ میں کھل کے بات کروں گا، یہاں پر منسٹر صاحب جو Commitment کرتے ہیں کیونکہ یہ چیئر جو ہے اور یہاں پر اس کا جو ایک وقار ہے اور گورنمنٹ منسٹرز بااختیار لوگ ہوتے ہیں، اور جو بھی اس ہاؤس میں Commitment کرتے ہیں، میرے خیال میں اگر وہ بھی اسکو آنر نہیں کرتے تو پھر اعتماد ختم ہو جائے گا اور جب اتنے بڑے لیول کے لوگوں پر بھی اعتماد نہ ہو تو یہاں پر پھر آنا بھی میرے خیال میں، میں نے یہاں پر خصوصاً دو ایسے جو کہ ہنر کیلئے آج اس بجٹ کی جو ہمایون خان کی تقریر ہے، آپ ذرا دیکھیں تو اس میں صرف زیادہ تر ترجیح یہ ہے کہ ہم نئے لوگوں کو پیدا کریں گے، ان کو ہنر سکھائیں گے اور پھر اپنے صوبے کے اندر بھی انڈسٹریز میں استعمال کریں گے اور یہاں پر نہ ہوا تو باہر بھی بھیجیں گے، تو بنوں کے دو اہم لیدر

گڈز اور آٹو موٹو جو کہ انتہائی غریب لوگ وہاں پر سیکھتے ہیں اور پھر باہر ممالک میں بھی جاتے ہیں اور اسی اپنے صوبے اور ملک کے اندر بھی کام کرتے ہیں، مجھے منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ دونوں جو ہیں، وہ بند نہیں ہوں گے، ہم نے فیصلہ کیا ہے جو کہ مجھے افسوس ہے کہ یہ بارہ لوگ لیدرز گڈز میں تھے جن کو نکالا گیا اور کل اس کو تالا بھی لگا دیا گورنمنٹ کی طرف سے، میرے خیال میں یہ اس معزز ایوان کی بھی بے عزتی ہے اور میرے خیال میں ایک منسٹر نے جب Commitment کی ہے تو وہ کون ہے کہ منسٹر کے بعد وہاں پر جاکر اس ادارے کو تالا لگا دے اور اس کے بارہ جو غریب ملازمین ہیں، انہیں اپنے گھروں میں واپس بھیجیں اور اسی طرح آٹو موٹو کو بھی وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب، یہ وہ لیدر انڈسٹری کی بات کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: لیدر جی، وہاں پر جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے خود اس کے پراڈکٹس دیکھے ہیں، بڑے اچھے پراڈکٹس بناتے ہیں لیکن اس کا شاید مسئلہ مارکٹنگ کا ہو گا ورنہ پراڈکٹس وہ کافی اچھے بناتے ہیں۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: اور میرے خیال میں جی یہاں پر جو بھی آتے ہیں، میں نے خود بھی دیئے ہیں، موجودہ چیف منسٹر بھی جب کسی کو کوئی بھی گفٹ دیتے ہیں تو اسی لیدر گڈز بنوں کے دیتے ہیں اور میں نے باہر کے سٹال جتنے بھی دیکھے ہیں دو بئی میں اور اپنے ملک میں، وہاں پر بھی یہ ہوتے ہیں اور نمائش میں بھی ہوتے ہیں تو منسٹر صاحب نے مجھے کہا تھا اور آج مجھے بہت افسوس ہے اس بات پہ کہ آج وہ بارہ ملازمین میرے گھر پہ بیٹھے تھے اور انہوں نے یہ Withdrawal بھی جو اس کے آرڈر سے منسوب ہے تو Kindly مجھے منسٹر صاحب دونوں، آٹو موٹو اور اس کے بارے میں ذرا کلیئر بتا دیں کہ انہوں نے جو یہاں پر Commitment کی ہے، اس پہ کب سے عمل ہو گا اور کیوں ان لوگوں کو برطرف کیا گیا اور اس کو کیوں تالے لگائے گئے؟

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اور وہ جو وزیر کے Behalf پر بات کریں گے تو ان کو اتنی ہی معلومات ہوں گی، جتنی معلومات ہمیں ہوں گی، تو پھر میں کیا پوچھوں گا؟ لہذا بہتری اسی میں ہے کہ میں Withdraw کر لوں۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ لکه څه رنګے چه د یو ملک د ترقئ دار و مدار صنعت و حرفت باندے وی خو دلته زمونږ صوبه سرحد کښے بالکل الټا لوبه لګیا ده۔ نن چه کوم ځائے کښے Achievements دی، شاید پراګرس دے سره مطابق دے چه کرک د ګیس او د تیل ضلع ده خو هلته په زیرو پوائنټ باندے ده، که چرے هلته کښے، اے۔ډی۔پی کښے یو سکیم Reflect وو چه کرک د فری اکنامک زون شی خو هغه بد قسمتئ سره په آخر کښے Knock out شو نو چه چرته د ترقئ مواقع دی، هلته کښے هغوی خلقو ته نه ورکوی۔ که چرے کرک فری اکنامک زون شی، بیا به هلته کښے ځومره خلق دلچسپئ سره راځی، سرمایه به لګوی او ځومره کارخانے به اولګی۔ جناب والا! ولے دا حکومت پخپله خامخا زمونږه دا خوږه خیبر پختونخوا تباهئ طرف ته روانه کړے ده؟ هغے ضلعے ته ولے ترجیح نه ورکوی چه هلته کښے اهم مواقع دی چه دا بهرنی خلق راشی او انوسټمنټ اوکړی؟ نو زهٔ په دے باندے خامخا زور ورکوم چه وزیر صاحب د دا اووائی۔ چونکه دوئ ته خو پته نشته ده، هغه ورځے ما دا اووئیل چه زمونږ ساټھ کلو میټر معدنیات پراته دی، دوئ وائی چه هغلته کښے د ساټھ کلو میټر سړک ضرورت دے، معدنیات ساټھ کلومیټر علاقه کښے پراته وو نو هلته خو بیس کلو میټر سړک ضرورت دے، ساټھ کلو میټر چرته وو؟ اوس زهٔ دا وایم چه آیا منسټر صاحب مونږ ته دا یقین دهانی راکولے شی چه کرک به فری اکنامک زون ډکلیئر کوی چه دا سبا ترقی اوکړی؟۔شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی ٹریژری بنچز کی طرف سے کون جواب دے گا؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Ji Janab Mehmood Zaib Khan, on behalf of Minister Industries, please.

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: جناب سپیکر! میں درانی صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے جو، هغوی چه کومه دا 'ایس۔آئی۔ډی۔پی' والا خبره اوکړه نو دا زما محکمه نه ده۔ ایس۔آئی۔ډی۔پی چه ده، دا د انډسټری ډیپارټمنټ محکمه ده خو د هغے ایم۔ډی په هغه ټائم کښے مونږ ته چټ رالیږلے وو چه دا یو پراجیکټ دے، دا دواړه ادارے، چه هغه پراجیکټ ختم شوے دے خو مونږ به دا ایس۔آئی۔ډی۔پی

د خپل فنډ نه چلوؤ نو انشاء الله درانی صاحب سره دے هاؤس کښے ما وعده کړے ده او هغه هم ایس۔آئی۔ډی۔پی والا مونږ ته یو چټ رالیږلے وو، په هغے کښے ئے دا وئیلے وو چه مونږ دا ایس۔آئی۔ډی۔پی په خپل فنډ باندے چلوؤ، نو انشاء الله مونږ وعده کوؤ د درانی صاحب سره چه دا به د ایس۔آئی۔ډی۔پی په فنډ باندے چلیږی او اوس دلته مونږ ته ایم۔ډی، ایس۔آئی۔ډی۔پی بیا دوباره چټ رااولیږو چه دا به د ایس۔آئی۔ډی۔پی په فنډ باندے چلیږی نو هغه پراجیکټ ختم شوے خو د ایس۔آئی۔ډی۔پی په فنډ باندے به دا اداره چلیږی۔

جناب سپیکر: دا بند نه ده، دا به چلیږی؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: او دا بند نه ده جی، د ایس۔آئی۔ډی۔پی په خپل فنډ باندے دا ادارے به چلی۔

جناب سپیکر: زمونږ سپیکرز کانفرنس د کامن ویلتھ دلته Expected دے نو په ټول فرنټیئر کښے مونږه ته بل څه نه ملاویدل نو زما دے سیکرټریټ د بنوں د دغه یونټ بریف کیسونه او څه ډیر مختلف آئټم ئے راوړی وو، هغے کښے که صرف ما ته څه کمے ښکاری نو د ښه مارکیټنګ سټاف کمے ښکاری چه هغوی بهر مارکیټنګ اوکړی، ګنی پراډکټس ئے ډیر ښه سټینډرډ پراډکټس وو۔ په دے باندے منسټر صاحب لږه خصوصی توجه اوکړئ۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: انشاء الله، انشاء الله۔

جناب سپیکر: دا دوئ چه وائی چه بند شوے ده، تالا ورته اچولے شوے ده نو دا څنګه ده؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: دا جی بالکل پراجیکټ وو، پراجیکټ ختم شوے دے خو ایس۔آئی۔ډی۔پی به دا پخپله فنډ۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب، تاسو یو منټ کښینئ جی۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: دا پراجیکټ جی ختم شوے وو۔ درانی صاحب صحیح وائی، دا یو پراجیکټ لاندے چلیدو، هغه پراجیکټ ختم شو خو اوس

ایس۔آئی۔ڈی۔پی دا وعدہ کوی پہ دے ھاؤس دننہ چہ دا بہ ایس۔آئی۔ڈی۔پی پہ پل فنڈ باندے ، دا بندیږی نہ او دا ادارے بہ چلوی۔ دا ایس۔آئی۔ڈی۔پی والا ایم۔ڈی دلتہ مونږ تہ چټ رالیږلے دے او زمونږ ملک صاحب چہ کومہ خبرہ اوکړہ چہ کرک فری اکنامک زون کړئ نو دا سے خو ډیر ډسٹرکٹس دی چہ ھغہ مونږہ خو ټول غواړو چہ صوبہ سرحد فری اکنامک زون شی او دیکښے ھر ځائے کښے انڈسٹریز اولګی او ھغے باندے د ایکسائز ډیوټی ھم نہ وی او سیلز ټیکس د پہ ھم نہ وی۔ نو انشاء اللہ د ملک صاحب امید خو ډیر غټ دے او مونږ بہ ھم دا کوشش کوؤ چہ د دوئ دا کوم امیدونہ دی، پہ دے باندے انڈسٹری ډیپارټمنټ کوشش اوکړی او کرک ھم یو انڈسٹریل اکنامک زون کړی، انشاء اللہ مونږ بہ کوشش کوؤ۔۔۔

جناب سپیکر: خو یو کار اوکړئ، ایس۔آئی۔ڈی۔پی تہ بیا ھدایت ورکړئ چہ دا تالا شوے کارخانہ دہ چہ کھلاؤ ئے کړی۔ انڈسٹری چہ یو ځل بند شی نو بیا روانول ئے ډیر ګران وی نو چہ پکښے ګیپ ډیر اوږد را نہ شی۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم:انشاء اللہ ایس۔آئی۔ڈی۔پی دلتہ وعدہ اوکړہ او زۂ بحیثیت۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا فوری کھلاؤ کړئ پرے ، بس چہ سټارټ شی۔ چہ سټارټ واخلی۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم:Re-open کوؤ جی انشاء اللہ۔

جناب سپیکر : تاسو پرے څہ وئیل غواړی؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: مونږہ ټول او زۂ ریکوسټ کوم درانی صاحب او خټک صاحب تہ چہ ھغوئ خپل کټ موشن واپس واخلی او زۂ د نورو ټولو ممبرانو ھم ډیر مشکور یم چا چہ خپل کټ موشن واپس واخستل۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی اکرم خان صاحب، تاسو۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی: ستاسو مننہ او تاسو خپلہ ھم د دے اھمیت بیان کړو، زۂ سپیشل ستاسو شکریہ ادا کوم خو دیکښے جی دا دی چہ دا کوم ھنرمند ملازمین چہ دوئ ایستے دی، منسٹر د دا اووائی چہ آټو موټو او پہ لیدر کښے چہ کوم ملازمین دی، ھم دغہ کسان د جی ھلتہ کار کوی چونکہ دا ھنرمند دی پہ دواړو

کېښے۔ لکه اوس خو چونکه پراجیکټ وو او په پراجیکټ کښے دوئ کار کوؤ خو دا دے آفس آرډر راغلے دے چه دوئ ئے ایستے دی او پراجیکټ ختم شوے دے نو دوئ د په هاؤس کښے ما ته دا اووائی چه چونکه په آټو موټو کښے هم دغه خلق هنرمند دی او په لیدر کښے هم دغه هلکان او د دوئ جی لس لس او پنځلس پنځلس کاله سروس دے چه دوئ به هم دغه کسان هلته اپوائنټ کوی او دوئ به کار کوی چه دا کوم د دوئ خپل کسان دی۔

<u>جناب سپیکر</u>:آنریبل منسټر صاحب، تاسو دا نوی خلق به اخلئ او که هم دا زاړه به په ځائے ساتئ؟

<u>وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم</u>: ایس۔آئی۔ډی۔پی جی وعده کوی چه زاړه کسان به مونږ اخلو چه هغه زاړه ټرینډ کسان دی نو هغه به واخلو۔

<u>جناب سپیکر</u>: هم دا ټول به واپس، دوباره ساتی؟

<u>وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم</u>: هغه واپس ساتی جی، او۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, ji.

<u>ملک قاسم خان خټک</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو ملک صاحب، ملک قاسم خان صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خټک</u>: شکریه جی۔زما والا خبره ئے ښه واضحه نه کړه۔ مونږه خو حکومت ته د تعاون لاس ورکوؤ چه مونږ سره پرکشش مراعات دی، تاسو استعمال کړئ، تاسو به هغے نه ګټے کوئ، زمونږ ګیس استعمال کړئ خو منسټر صاحب داسے وائی چه سوچ به پرے کوؤ۔ مونږ خو د دوئ د تعاون د پاره لګیا یو، دا کټ موشن ما هم دے د پاره اوکړو که چرے کرک کښے فری اکنامک زون شی نو دا صوبه خیبر پختونخوا به دن دګنی رات چوګنی ترقی کوی نو زهٔ دوئ ته دا خواست کوم چه دا د واضحه کړی چه آیا دا کرک به فری اکنامک زون کیږی که نه؟ شکریه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسټر صاحب، دغه خو ورته اووایه کنه چه زهٔ خپله خواری کومه چه۔۔۔۔۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: مونږه خو جی کوشش کوؤ چه دا ټول صوبه سرحد فری اکنامک زون شی او د کرک د پاره به خو بیا د هغے نه زیات کوشش کوؤ۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ تاسو Withdraw کوئ که Contest کوئ ؟

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: او خټک صاحب ته مونږ ریکویسټ کوؤ چه دا خپل موشن واپس۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: بس جی زهٔ Withdraw کوم خو وینے چه بیا لاس د تعاون مو ورکړو خو دے د پاره مو ورکړو چه خدا را دا خیبر پختونخوا چه ترقی اوکړی، ولے ئے ړنګوؤ او زهٔ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Now the question is that Demand No. 24 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. The hon’able Minister for Mineral Development, Khyber Pakhtunkhwa to please move his Demand No. 25.

جناب محمود زیب خان (وزیر برائے معدنیات، معدنی ترقی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو کروڑ، چالیس لاکھ، اڑتیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹریٹ آف مائینز کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Motion moved that a sum not exceeding rupees 2,40,38000 only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010 in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines.

Now cut motions on Demand No. 25; Mr. Muhammad Akram Khan Durrani Sahib to please move his cut motion.

<u>Mr. Akram Khan Durrani:</u> Withdrawn.

جناب سپیکر: Withdrawn. اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، تاسو خو ټول Withdraw کړی دی۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Attiq-ur-Rehman Sahib. Not present, lapsed. Qalandar Khan Lodhi, Haji Qalanda Khan.

جناب قلندر خان لودھی: میں دوسوروپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان صاحب: زۀ جی ځلویښت زرو روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees forty thousand only. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib.

محمد جاوید عباسی: میں پانچ لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees five Lac only. Mufti Kifayatullah Sahib please.

مفتی کفایت اللہ: میں آٹھ ہزار، نوسودس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees eight thousand, nine hundred and ten only. Janab Muhammad Zamin Khan Sahib to please move his cut motion.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Janab Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں، سر۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Janab Haji Qalander Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں نے ڈیمانڈز فار گرانٹ 2010-11 کے موقع پر بات کی تھی چونکہ ساؤنڈ سسٹم بھی ٹھیک نہیں تھا اور نوابزادہ صاحب نے کچھ مجھے جواب دیا تھا لیکن Definite کوئی جواب نہیں دیا۔ جناب سپیکر! یہ مائینز ہمارا قدرتی ایک خزانہ ہے تو میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے بڑے ریفارمز لائے ہیں، اس سے پہلے لیز سسٹم پر چلتا تھا اور بڑا Minutely revenue جو ہے، Collect ہوتا تھا گورنمنٹ کو۔ انہوں نے یہ کیا کہ اس کو ٹینڈر پہ لے آئے ہیں، بڑی فرمیں، جیسے پاک عرب اور اس قسم کی فرموں نے کروڑ کروڑ روپوں کیلئے میرے علاقے میں تقریبا کوئی ایک ارب روپے کا، ان کے چار لاٹ تھے، اس پر ان کا ٹینڈر بھی ہوا ہے لیکن اس میں جو بات ہے، یہ محکمہ جو ہے، یہ بڑا منہ زور محکمہ ہے، وہ کسی کے کنٹرول میں نہیں، نوابزادہ صاحب کوشش کرتے ہیں لیکن اس پر ایک بات یہ ہو گی کہ ایک تو وہ لوگ جو ہیں، وہ بے مہار ہیں، جیسے بھی، ان کی مشینری جدھر مرضی ہے، جنگل کاٹا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو اتنا بڑا ٹینڈر دے دیا اور اتنی بڑی ہم نے گورنمنٹ کو ریونیو اور پیسے دے دیئے تو

ہم تو یہ مال، تو وہ جدھر سے، لوگوں کے اس میں ایریاز بہت زیادہ خراب ہوتے ہیں، لیز میں وہ ایریاز آتے ہیں، نہیں آتے یا ان کی Demarcation میں آتے ہیں یا نہیں آتے، وہ اس پر کام کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وہاں کے جو لوکل لوگ ہیں، میں نے اس دن بھی کہا تھا ان کو، وہ Avoid کرتے ہیں، ان کو وہ لیبر پر بھی نہیں لگاتے، وہ اپنے لوگ لے کر آئے، اس میں تھوڑی سی Threat بھی وہ دیتے ہیں اور اس کے بعد وہاں کرایوں پر جو ان کی گاڑیاں ہیں، وہاں جیپ ہیں، جو ان کچی روڈوں پر جیپ چلائے جاتے ہیں، وہ جیپیں بھی وہ ان سے Avoid کرتے ہیں اور ان کے بڑے کرائے کم کر کے اور ان پر اپنا ایک قسم کی Monopoly قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اسلئے کیونکہ میری کیمونٹی ہے اور میرے ایریا میں، پی ایف۔46 میں ساری یہ مائنز وغیرہ ہیں اور یہ منرل کا کام ہے، ایک شیروان میں ایبٹ آباد شیروان روڈ پر ہے، اس پر کوئی سو ٹرک صبح صبح روزانہ آتے ہیں ان کے اور دوسری طرف جو ترنائی مین روڈ پر ہے، یہ دونوں، میرے اس ایریا میں بڑا اس مائنز کا کام ہے جی، تو میری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ وہ انہوں نے کہا تھا کہ اس کے سیس میں یہ کہ وہ جو روڈیں ہماری 'ایرا'، 'پیرا' نے بنائی ہیں، ان کا جو ڈیزائن ہے، وہ دس ٹن سے بارہ ٹن تک ہے اور وہ جو پیچھے سے جیپوں پر لے کر آتے ہیں، پھر آگے وہ ڈمپر پر لے جاتے ہیں، یہ بڑے ہیوی ڈمپر ہیں، وہ پینتیس پینتیس ٹن لوڈ اٹھاتے ہیں، اس پر بڑا ایشو ہمارا کھڑا ہوا، پورے گاؤں کے گاؤں نکل آئے اور پولیس تک بات گئی، میں بھی اس میں بڑا Involve ہوا، اس میں ہم نے اس کو بند کیا، منسٹر صاحب بھی گئے تھے، میں ان کا مشکور ہوں، یہ میرے گھر پر بھی گئے۔ یہ ساری باتیں ہونے کے باوجود اس کا Practically کوئی Out put ابھی تک نہیں نکلا۔ انہوں نے اس دن بھی کہا تھا کہ میں ان کی میٹنگ کراؤنگا لیکن Definite date بھی کوئی نہیں دی کہ کب ان کا ڈیپارٹمنٹ، یہ خود اگر جائیں تو میں ان کا بڑا مشکور ہونگا۔ اگر ان کے پاس ٹائم نہیں ہے تو وہ میرا ایریا ہے، ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان کی یہ فرم ہے، ان کو کوئی ٹائم ایسا وہ کریں، اس کے بعد میرے ساتھ وہ میٹنگ کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں تاکہ میں اپنے علاقے کو مطمئن کروں ورنہ وہاں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن جائے گا۔ سروس رینٹ ہوتا ہے جی، جن لوگوں کی زمینیں ہوتی ہیں، جن سے وہ نکلتا ہے، ان کے ساتھ ان کا ایگریمنٹ ہوتا ہے، پرائیویٹ ایگریمنٹ اور وہ دونوں کی مرضی پر ہوتا ہے تو وہ بھی ہو گا، اس پر بھی کوئی Settlement ان کا آپس میں میں کرالوں، تو اس طرح سے جو وہ کام ہو گا، ورنہ یہ کام بند کر دیں گے وہ لوگ اور یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنے گا تو میں ان سے کوئی Definite date چاہتا ہوں

ورنہ انہوں نے بڑے ریفارمز لائے ہیں، اس پر میں ان کو Appreciate بھی کرتا ہوں لیکن اس طرح کہ یہ 'ہو جائے گا'، 'ہو جائے گا'، اس سے کام نہیں چلے گا جی، پھر اس پہ سختی آئے گی اور پھر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی جناب سید جانان صاحب۔

<u>مفتی سید جانان:</u> زۂ جی Withdraw یم۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Withdrawn جناب جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔ جناب سپیکر! میں جانتا ہوں کہ منسٹر صاحب بڑی توجہ دے رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، یہ نیچرل ریسورس ہے ہماری اور یہ بہت اہم محکمہ بھی ہے تو بہت ہی زیادہ اس پر ہماری سوچ ہونی چاہیئے تھی۔ پہلے ہم جب بھی بات کرتے تھے تو ایک بہانہ درمیان میں آجاتا تھا کہ شاید فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بہت سارے اختیارات ہیں لیکن اب Eighteenth Amendment کی وجہ سے وہ اختیارات بھی اس منسٹری کے پاس آنے والے ہیں۔ دو باتیں جو میں جناب سپیکر، جنرل بات کرونگا، سامنے ان کے رکھ رہا ہوں کہ اس کے ایم ڈی اور منسٹر صاحب صاحب سے ایک دفعہ ان کے دفتر میں اس پر گفتگو بھی ہوئی ہے جناب سپیکر، بہت سے ابھی تک ہمارے ایسے مائنز جو ڈیپازٹس ہیں، بہت سی جگہیں بالکل ایسی پڑی ہیں جن پر ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہوا اور دوسری بڑی جو شکایت ہے، اس منسٹری کے ساتھ کوئی یونیفارم پالیسی ہونی چاہیئے لیزنگ کیلئے، کوئی ایریا وائز ہونی چاہیئے۔ جو بھی پالیسی انہوں نے بتائی ہے، وہ اس ہاؤس میں لایا جائے اور پہلے یہاں ڈسکس ہونی چاہیئے۔ ہمیں بھی پتہ ہو کہ یہ لیزنگ پراسس کس طرح ہوتا ہے؟ یہ کون سے لوگ ہیں جو لیزنگ کیلئے کوالیفائی کرتے ہیں؟ یہ بہت بڑی شکایت ہے لوگوں کی اس بارے میں اور بہت سیریس بات ہے، بے شمار ہمارے ڈیپازٹس جو ہیں، دیکھیے ہم اپنے جو وسائل ہیں، ان پر توجہ نہیں دے رہے ہیں، ہمارے جو اپنی آمدنی بڑھانے کا طریقہ کار ہے، ہم اس پر بالکل خاموش بیٹھے ہیں۔ کب تک ہم اپنے محکموں کو اس طرح خاموش رکھیں گے؟ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس بجٹ میں بھی کوئی نئی بات آتی، ہمیں بتایا جاتا کہ جناب، یہ ہمارے منرلز جو ہیں، یہ ہمارے وسائل ہیں اور یہ ہماری معدنیات ہیں جو یہاں وہاں پڑی ہوئی ہیں، ان کیلئے ہم نے Future میں یہ کام کرنا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی سا نام لیں جو ہمارے علاقوں میں یا ہمارے صوبے میں وہ موجود نہیں ہے، جو پائی نہیں جاتی لیکن کوئی خاطر خواہ اس پر

پچھلے دو سالوں میں میں نہیں سمجھتا، میرے منسٹر صاحب اچھے آدمی ہیں، بڑا کام کرتے ہیں لیکن اب ضرورت ہے کہ ان کو کوئی War footing فیصلے کرنے ہونگے جناب، تاکہ جو ڈیپازٹس Already ہیں، ان کو بھی استعمال میں لایا جائے۔ صوبے کی آمدن بھی بڑھائی جائے، اس سے لوگوں کی بزنس بھی بڑھے گی، جو Unemployment ہے جناب، اس میں بھی کمی آئے گی اور دوسری بڑی بات جو لیز نگ پراسس ہے کیونکہ بہت یہاں پر پابندی لگی ہوئی ہے، اگر پابندی لگائی ہے منسٹر صاحب نے تو ٹھیک ہی لگائی ہو گی لیکن جو بھی پراسس ہے جناب، وہ Transparent ہونا چاہیئے اور ایسا پراسس ہونا چاہیئے جو اس اسمبلی سے منظور ہو تاکہ کل ہم اپنے لوگوں میں جاکر بات کر سکیں کہ نہیں جی، یہ پراسس ہے۔ میرا خیال ہے کہ میجارٹی لوگ اس سے واقف ہی نہیں ہیں کہ وہ کونسا پراسس ہے اور کس طرح اسکو Adopt کیا؟ جناب سپیکر، تو میں یہ چاہونگا کہ منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ولے موضوع د رنه هیر شو که ځنګه؟

مفتی کفایت اللہ: جی؟

جناب سپیکر: ما وئیل چه موضوع د رنه هیر شوے دے که ځنګه؟

جناب مفتی کفایت اللہ: نه جی، نه، مونږ د پی اے سی میټنګ څه خبره کوله۔

جناب سپیکر: بلا ساعت پرے سوچ کښے لا ړے نو۔

جناب مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو محکمہ ہے، بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، میں تو اس کے موجودہ حجم سے بالکل اتفاق نہیں رکھتا۔ اگر اس میں ٹھیک کام کیا جائے تو اس میں روزگار کے مواقع بھی زیادہ ہیں اور یہ ہمارے صوبے کا انتہائی منافع بخش محکمہ بن سکتا ہے لیکن اسکو معمول کے مطابق چلایا جائے، معمول کے مطابق، معنی یہ ہے کہ نئی جگہوں کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی، ماسٹر پلان اس کا تیار نہیں کیا جاتا، بس جو جگہیں ان کو ملی ہوئی ہیں تو وہ وہاں معدنیات کو Collect کر رہے ہیں تو اور نئی جگہوں کو تلاش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ سرحد معدنی ذخائر سے مالامال ہے تو میں یہ ضرور چاہونگا کہ چونکہ احمد شاہ صاحب کا پچھلا قرضہ تو وہ چکا رہے تھے اور یہ ان کا اپنا قرضہ ہے، تو مجھے یہ معلوم ہونا چاہیئے

کہ کونسا میگا پراجیکٹ ہے جس کے ذریعے سے یہ اس کو مزید تلاش کرنا چاہتے ہیں اور معدنی ذخائر کو جمع کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

مفتی کفایت اللہ۔ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بله جی هم شته دے ؟

مفتی کفایت اللہ: دوسری بات یہ ہے کہ بعض جگہوں پر کان کے پاس آلودگی ہوتی ہے، اس آلودگی سے بچانے کیلئے وہاں جو مقامی بستی ہوتی ہے، اس کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا جی اور اس کے علاوہ میری یہ گزارش ہوگی کہ لیز پر جو یہ علاقہ دیتے ہیں تو اس میں یہ ضرور ہو کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو نوکری سے محروم نہ کریں۔ ٹھیکیدار آکر باہر سے، وہ لے جاتا ہے اور مقامی لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہوتی ہے کہ یہ واجب کرتے ہیں اس ٹھیکیدار پر کہ وہاں تک روڈ نکالیں لیکن وہ جو سہولیات دی جاتی ہیں، وہ سہولیات پھر نہیں ملتیں اور وہ جا کر اپنا مال تو نکال لیتا ہے لیکن وہاں پختہ روڈ ہونا چاہیئے چونکہ وہاں کے مقامی اکثر Compromise کر لیتے ہیں اور لوگوں کو وہاں پر پختہ روڈ نہیں ملتا تو وہ اس سہولت سے بھی محروم رہ جاتے ہیں اور آپ نے سنا ہوگا کہ بہت سارے لوگ کانوں کے اندر مر جاتے ہیں، شہید ہو جاتے ہیں اور وہ جان بحق ہو جاتے ہیں تو کوئی یونیفارم پالیسی ان کے پاس نہیں کہ ان کو معاوضہ کس طرح دیا جائے؟ اگر یہ وزیر صاحب اس کی وضاحت کریں تو مجھے آسانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی جناب قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب۔ معدنیات او د معدنیات په حوالے سره زهٔ بیا دا وایم چه ضلع کرک ډیر اهم دے ، زمونږ د پلار نیکه وو چه خوشحال خان خټک نامه ئے وه، د هغوی د ګلی چرګ سترګے وے ، هد هد پرنده چه کومه ده، هغوی د زمکے لاندے ایکسرے کړے وے او مونږ ته ئے دا غرونه راکړی دی او مونږ ته په دے باندے فخر دے چه زمونږ د هغه غرونو نه په کهربونو روپئ حکومت پاکستان ته ځی خو افسوس چه Twelve leading minerals we have in our district نوجناب والا، دومره ظلم چه د کرک ضلع سره کوم کیږی چه Almost یو کهرب روپئ رائلټی ګیس کښے درکوی او د هغے نه بعد هلته دومره غرونه پراته دی چه زهٔ بار بار چغے وهم چه پنجاب ئے خوری لګیا دے ، زمونږه آمدن

پنجاب ته روان دے او صوبه پختونخوا که چرے په دے باندے توجه ورکړی چه هلته کښے ساتھ کلومیټر لوئے پټے چه کوم دے ، کول مائنز هلته کښے پرا ته دی۔ جناب والا! یورنیم، مخکښے مے هم دا وئیلے وو چه په ایشیاء کښے Finest او Largest د یورنیم ذخیره هلته کښے پرته ده او هغه دا سے قسم ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب، دا دومره چه قیمتی شے دے خو را شه لیز ئے واخله، پخپله پرے شروع شه کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: زۂ جی افسوس کوم که مونږ ته اجازت راکړئ چه زۀ ئے ایسته فوراً در کړم۔

جناب سپیکر: اچها دا Banned item دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: سر جی، دومره انکم دے د کرک ضلعے۔

جناب سپیکر: نا نو دا هغه Banned item دے ، دا نه شی څوک دغه کولے ؟

ملک قاسم خان خٹک: یره جی ولے نه شی دغه کولے خو خبره دا ده چه دوئ خو د پریږدی کنه۔

جناب سپیکر: دا هغه ایټم بم والا شے دے ، دا به Banned item وی۔

ملک قاسم خان خٹک: هلته خو آسانه خبره ده جی، نن ئے زما په کور کښے ګورئ، تاسو ته پته ده۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا،اچھا۔

ملک قاسم خان خٹک: ګورئ جی دومره مهنګا معدنیات دی، هلته کښے سلیکه، یعنی 12 leading minerals او مونږ منسٹر صاحب ته هغه ورځ یو ریکویسټ اوکړلو چه بیس کلومیټر کچه ټریک جوړ کړه، هزار ټریلے به ترینه رااوځی۔ زما او د میاں صاحب صاحب حلقه ملاویږی، که چرته اوس دا شان وی په اے ډی پی کښے باقاعده سکیم دے چه کچه ټریک به دغے معدنیاتو ته مونږه بوځو که چرے منسټر صاحب، سپیشل دوئ ته مامخکښے هم ریکویسټ کړے وو، مونږ د پنجاب سره په دے غرونو باندے جهګړے کړے دی او هلته نه چه کوم څه ځی، مونږ ته تر اوسه پورے دا پته او نه لګیده چه څومره Surface rent راځی او

ځومره د هغے نه ټیکس راځی، مونږ ته ئے څه آمدن دے؟ او جناب والا، یوه بله خطرناکه خبره، ټولے بیمارئ په کرک ضلع کښے دی، کینسر دومره عام شولو، ساټھ فیصد د کینسر ریشو ده۔ تاسو جی د دے دغه راکړو او تر ننه پورے افسوس دا دے چه د کینسر هسپتال په کرک کښے نشته دے۔ پکار دا دی چه د کومے علاقے نه دومره آمدن وی او د کومے علاقے نه دا کوم شے رااوځی، د یورینیم غوندے شے او دغه کوئله او دغه تیل او دا ګیس چه زمونږه اوبه هم د زمکے لاندے لاړے، چه هغے علاقے ته سمه توجه ورکړی چه هغه علاقه ترقی اوکړی خو جناب والا، منسټر صاحب هغه ورځ اووئیل چه ساټھ کلومیټر روډ به ځوک وربوځی؟ بیس کلومیټر کچه ټریک، بیا تاسو ګورئ چه د کروړونو آمدن به د ورځے راشروع شی۔ اوس ولے مونږه خپله فائده، مخکښے خو به دوئ دا نعرے وهلے چه 'خپله خاوره خپل اختیار'، مونږه خو چه کله خپله پړتاو شو، بیا زمونږ ګرګرے تر اوسه پورے، چه هغه ورځ تاسو ما ته یقین دهانی راکړے وه په دے فلور باندے، اوس سبا ته د ګرګری خلق راروان دی دے اسمبلئ ته او دلته کښے به احتجاج کوی جناب والا، خدارا د کرک نه وزیرستان مه جوړوئ۔ خدارا هغه خلق پرامن دی، په ایماندارئ درته وایم چه نن کوم حال په کرک کښے دے، ټوله مایوسی په کرک کښے پهیلاؤ ده۔ زهٔ د منسټر صاحب په خدمت کښے دا ریکویسټ کومه که زمونږه معدنیاتو ته دوئ مونږه وربوځی چه هلته کښے دا بیس کلومیټر کچه ټریک، سوچ ورته کوئ، مونږه خو دا وایو چه دا قیمتی زمکے ولے بربادوئ؟ د مردان او د چارسدے راشه چه زهٔ د سرکونو د پاره عامے زمکے درکړم چه هغه غریب خلق درنه فائده مند شی، تاسو ولے دومره لوئے لوئے خرچونه کوئ چه هغه خلق چه تاسو له یورینیم درکوی او تاسو ګورئ چه د کرک ضلعے نه ځومره آمدن دے په دے معدنیاتو کښے؟ تاسو یو کرک ته توجه ورکړه، د ټول صوبه سرحد د زهٔ ذمه واریم، خزانے دی جی، بورئ ترینه ډکے کړئ، دومره دی۔

جناب سپیکر: که خیر وی۔ انشاء الله۔

ملک قاسم خان خټک: زما دا یقین دے او تر هغے پورے زهٔ دا خپل شے واپس نه اخلم تر څو پورے چه ما له منسټر صاحب دا یقین دهانی نه وی راکړے چه دغه ځائے

ته به زهٔ کچه تړیک جوړوم او دا شے به زهٔ د پنجاب نه خپلے ضلعے ته اوړم۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب منسټر معدنیات، د ملک صاحب دا مطالبے زر زر چه کومے کیدے شی، ورته اومنه، مونږ د دهٔ جواب نه شو کولے، لا که دا ټول خلق ئے هم د رله راوستو جی۔

وزیر برائے معدنیات: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دے دیا۔ قلندر خان لودھی صاحب نے جو بات کی ہے کہ وہاں پر ان کے علاقے میں Illegal mining ہو رہی ہے تو وہاں پر بالکل یہ بات ان کی ٹھیک تھی، وہاں پر کچھ ایسی جگہیں تھیں کہ وہاں پہاڑی علاقے تھے اور وہاں پر جو مقامی لوگ تھے، وہ نکال رہے تھے، مال اور فاسفیٹ نکال رہے تھے۔ ہم نے اس ایریا کو آکشن کیا اور چوہتر کروڑ روپے اس ایریا سے ملے اور وہاں پر جتنے بھی بڑے ڈیپازٹس ہیں، ان سب کو آکشن کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس صوبے کو اس سے آمدن آجائے۔ یہ تو میں ان کا بہت ہی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس آکشن میں، اس پراسس میں ہمارے ساتھ مدد کی اور ہمیں عزت دی۔ باقی مسئلہ ہوا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو چوہتر کروڑ پر آکشن ہوا تھا، اس پر کام شروع ہوا ہے کہ نہیں یا ایسے ہی بولی لگی ہے؟

وزیر معدنیات: اس میں بالکل جی پاک عرب فرٹیلائیزر نے ایک دو ایریاز لیے ہیں اور ایک ایریا پر ہائیکورٹ نے Stay دے دیا ہے تو Stay جب انشاء اللہ Withdraw ہو جائے گا تو دوسری پارٹی نے ہائیکورٹ میں وہ کیا ہے کہ ہمیں دے دیں اسی قیمت پر جس پر آکشن ہوا ہے۔ دو پارٹیوں کے ایک ایک کروڑ، دو دو کروڑ روپے ضبط بھی ہو گئے ہیں لیکن یہ ہے کہ وہ ایریا جو ہے، وہ بہت Potential area ہے اور اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کام کسی پر شروع نہیں ہے؟

وزیر معدنیات: کام شروع ہے، پاک عرب فرٹیلائیزر نے کام شروع کیا ہے، اس پر ابھی وہ اپنا کام شروع کرنے والا ہے۔ وہاں پر مقامی لوگوں کا جو مسئلہ ہے، بالکل میں قلندر لودھی صاحب کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہوں، یہ جب بھی چاہیں، ہم ان کے ساتھ جائیں گے اور اس کمپنی سے بات بھی کریں گے اور مقامی لوگوں کو ہم بالکل، وہاں پر جب یہ مائن شروع ہو گا تو مقامی لوگ جو کہ وہاں کے لوکل لوگ ہیں، خاصکر ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ کے جو لوگ ہیں، ان کو بہت فائدہ ہو گا اور حکومت کو بھی کافی ریونیو آئے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ چوہتر کروڑ ہیں، اس کے ساتھ ایکسائز ڈیوٹی ہے، کافی چیزیں حکومت کو ملیں گی، اس سے بہت

فائدہ ہوگا انشاء اللہ ور میں لودھی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی کٹ موشن بھی واپس لے لیں اور ساتھ ہی ساتھ جاوید عباسی صاحب نے جو پالیسی کی بات کی تو پالیسی، بالکل یہ منرل پالیسی، دوسرے صوبوں، پنجاب، سندھ اور بلوچستان کی جو پالیسی تھی، وہ ہمارے این ڈبلیو ایف پی، خیبر پختونخوا کی جو پالیسی تھی، اس سے بالکل علیحدہ تھی، تو ہم نے کچھ عرصے کیلئے، تقریباً چھ سات مہینوں کیلئے Ban لگایا تھا۔ ابھی پالیسی بن گئی ہے، وہاں پر دو قسم کے لیز ہیں۔ ایک ہے Proved Mineral، یعنی Proved Mineral وہی ہوتی ہے کہ Mineral جو ہے، وہ ثابت ہے کہ یہاں پر یہ پلانٹ منرل ہے تو اس کو ہم آکشن کرتے ہیں۔ دوسری اقسام رہتی ہیں پی ایل پر، لوگ اپنے لئے جگہ ڈھونڈتے ہیں اور اس کیلئے Apply کرتے ہیں تو ان کیلئے بھی ہم نے ایک طریقہ بنادیا ہے کہ جو پہلے Apply کرتا ہے، جو آدمی اپنے لئے جگہ ڈھونڈتا ہے تو پہلے حق ان کا بنتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم نے Ban لگادیا ہے تو بالکل کسی کو اگر اس کے بارے میں کوئی تسلی نہیں ہے تو ہم اس کو ڈیپارٹمنٹ میں پورا بریفنگ دیں گے اور ان کی تمام تسلی کرائیں گے انشاء اللہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ اور منرل جگہیں تلاش کرنی چاہئیں تو اس دفعہ ہم نے کافی ایکسپلوریشن کیلئے، اس صوبائی حکومت نے پہلی دفعہ بجٹ میں منرل ایکسپلوریشن کیلئے کافی پراجیکٹ لگائے ہیں، فیول کا ہم نے پراجیکٹ لگادیا ہے، ہم نے لیڈ اور کاپر کے پراجیکٹ رکھے ہیں، ہم نے آئرن اور ووڈ کے پراجیکٹ رکھے ہیں اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ ایک ایسا محکمہ ہے کہ اگر اس میں ہم ایکسپلوریشن کردیں، اس میں ہم باہر سے لوگ لائیں تو یہاں اس صوبے کیلئے دو تین ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جو کہ ہائیڈل ہے، ایگریکلچر ہے اور منرل ہے، یہی محکمے ہیں کہ یہ اس صوبے کو آگے لے جاسکتے ہیں، اس صوبے کو ایک آمدنی آسکتی ہے تو بالکل اس کے ساتھ میں تمام ممبران صاحبان کو اور خٹک صاحب نے جو بات کہی ہے، خٹک صاحب تو اپنے علاقے سے باہر نہیں جاتے، وہ کہتے ہیں کہ اگر پنجاب کے آدمی کے ساتھ لیز ہے تو اس کو کینسل کردو اور وہ کرک والوں کو دے دو، تو یہ بالکل منرل پالیسی میں نہیں ہے کہ ہم پنجاب کے کسی بندے کا لیز کینسل کریں کیونکہ بیس پچیس سال پہلے انہوں نے ایمپیر سے۔۔اور لیز لون لیا ہے بہت سے اور انہوں نے بہت انوسٹمنٹ کی ہے۔ اگر یہ ایک نئی لیز پر Apply کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کو ویلکم کہتے ہیں۔ جہاں پر بھی یہ Apply کریں گے، جو بھی بندہ آئے گا کرک کا، ہم نے کسی کو منع نہیں کیا ہے کہ وہ Apply نہ کرے لیکن ہم کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ باہر سے انٹرنیشنل لوگ، بعض انٹرنیشنل کمپنیاں آجائیں اور یہاں پر انوسٹمنٹ کردیں اور اس صوبے کیلئے یہ

معدنیات نکالیں۔ ابھی ہم نے چائنیز سے بات بھی کی ہے، ہم نے کوریا والوں سے بھی بات کی ہے، ہم نے سنٹرل ایکسچینج، جو امریکن اور اس کی کمپنیاں ہیں، ان سے بھی ریکویسٹ کی ہے کہ آ جائیں اور یہاں پر انوسٹمنٹ کریں۔ اس صوبے میں بہت سے قیمتی معدنیات، Emerald ہیں، سوات میں تین Emerald mines ہیں، ابھی ہم اس کو بھی آکشن کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اس صوبے کو اس معدنیات سے کافی فائدہ ہوگا۔ ابھی ہمارے بھائیوں نے بات کی کہ ہم نے منرل ڈیپارٹمنٹ میں دو سال میں کوئی کارکردگی نہیں دکھائی ہے، جب میں نے چارج لیا تو اس وقت منرل اس صوبے کو ریونیو دے رہا تھا بیس کروڑ روپے، ابھی اربوں روپے ریونیو دے رہا ہے، تو یہ کامیابی نہیں ہے؟ (تالیاں) صرف بونیر ڈسٹرکٹ میں چار سو ماربل انڈسٹریز ہیں، وہ کام کر رہی ہیں۔ دو سال سے تو پورے ملاکنڈ ڈویژن اور جوڈی آئی خان، بنوں اور لکی سائڈ، یہ تو بند تھے، وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا، اس کے باوجود اس حکومت نے منرل ریونیو میں اضافہ کیا اور بہت سے آکشنز کیے ہیں۔ ہم کرومائٹ میں آکشن کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں یہ ہے کہ ابھی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر برائے معدنیات: میں تمام ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی کٹ موشن واپس لے لیں، انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اپنے اس صوبے کو آگے بڑھا دیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

Haji Qalandar Khan Lodhi: Withdrawn.

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب خو مخکښې Withdraw کړے دے۔ جناب جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں بڑا خوش ہوں کہ اربوں روپے کی آمدنی بڑھی ہے، میں اس خوشی میں واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. (Laughter) Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں منسٹر کی ریکویسٹ کو قبول کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: قاسم خان صاحب، هم دغسے به اووایئ۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ مونږ ته ډیر افسوس دے چه کله سپیکر صاحب او مونږ خبرے کولے، شاید دا منسټر صاحب اوده وو۔ دا زما د هاؤس نه

ریکارډ راوباسئ چه ما د لیز خبره کړے ده چه دا وائی چه دا لیز غواړی خپل د کړک خلقو ته۔ ما د لیز کله خبره نه ده کړے۔ ما دا وئیلے دی جناب والا، میری تقریر کا ریکارڈ نکالا جائے کہ کیا میں نے لیز کی بات بھی کی؟ لیز کی تو میں نے سرے سے بات ہی نہیں کی۔ آپ اسکا ریکارڈ نکالیں، میں نے تو وہاں کی پروموشن کیلئے بات کی ہے کہ وہاں کی معدنیات پر توجہ دیں۔ وہاں کافی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ملک صاحب، اس کو Contest کرتے ہیں یا Withdraw کرتے ہیں، ابھی بات صرف اتنی رہ گئی ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: بالکل، بس میں یہ وضاحت چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ میں یہ آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ میری تقریر کا یہ ریکارڈ نکالیں کہ میں نے لیز کی بات نہیں کی، یہ تو بالکل سراسر زیادتی ہے کہ منسٹر صاحب کوئی ہوش میں تھے کہ میں جو کچھ کہہ رہا تھا اس وقت؟ میں نے ریکویسٹ یہ کی ہے جناب والا، کہ میری معدنیات پر توجہ دیں، وہاں کی معدنیات سے صوبے کی آمدنی میں اضافہ کریں، وہاں کی معدنیات کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مختصر ایک سوال کریں، آپ تو لمبا قصہ کر لیتے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک بات کریں کہ تم کیا پوچھنا چاہ رہے ہو؟

ملک قاسم خان خٹک: میں منسٹر صاحب سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب میرے ساتھ وعدہ کریں کہ وہاں جائیں، فزیکلی دیکھیں، جس طرح لودھی صاحب سے انہوں نے کیا۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: کہ میں ان کو بتاؤں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، آپ وعدہ کریں۔

وزیر معدنیات: بالکل جی، ہم ان کے ساتھ جائیں گے۔ زما جی ورسره وعده ده، ځم به ورسره چه چرته دے وائی، ملک صاحب سره، دا مے ورسره وعده ده۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: دے بہ ما سرہ ځی هلته؟

جناب سپیکر: او، ځی د رسره۔ Withdraw شو؟

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ میں واپس لیتا ہوں، جب یہ جائے گا۔

Mr. Speaker: Now the question is that Demand No. 25 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhwa to please move his Demand No. 26.

جناب محمود زیب خان (وزیر برائے معدنیات): وزیر برائے صنعت، پختونخوا کی جانب سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پچاس لاکھ، اٹھاسی ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 50,88,000 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010 in respect of Government Printing Press.

کٹ موشنز: اسرار اللہ خان تو Withdraw کر چکے ہیں۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، موجود نہیں۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

Haji Qalandar Khan Lodhi: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

جناب قاسم خان خٹک: میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn. شکر اوباسہ۔ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: زهٔ د هیر کړمه۔

جناب سپیکر: جی!

مفتی کفایت اللہ: زۂ د هیر کړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نو، بس چه هغه Withdraw شو نو تۀ هم، تاسو پکښے سینیئر یئ۔

مفتی کفایت اللہ: ډائریکټ به زما نامه تاسو راولئ که نه به راولئ؟

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

Mufti Kifayat Ullah: Withdraw, ji.

جناب سپیکر: (قہقہہ) ما ته پته وه کنه۔ Withdrawn. The question is that Demand No. 26 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Population Welfare, Khyber Pakhtunkhwa to please move his Demand No. 27.

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پینتیس لاکھ، پینتیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 35,35,000 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010, in respect of Population Welfare.

Cut motions; Mr. Muhammad Akram Khan Durrani Sahib.

Mr. Muhammad Akram Khan Durrani: Withdrawn.

جناب سپیکر: Withdrawn. اسرار اللہ خان گنڈاپور خو مخکښے نه Withdraw شوے دے۔ ډاکټر اقبال دین فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: یره جی لږ د آبادئ زیاتوالی ته چه گورو نو داسے ښکاری لکه چه ماشاء اللہ بهبود آبادی باندے پیسے ښه استعمالیږی نو کټ موشن به واپس واخلو نو۔

جناب سپیکر: Withdraw شو لیکن سلیم خان صاحب، وہ کہتے ہیں کہ ہماری بہت خطرناک لمٹ چھو رہی ہے۔ محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں جناب، چار لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آگیا۔ Motion moved that the total grant may be reduced by rupees four lacs only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: آٹھ سو چھہتر روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees eight hundred and seventy six only. Malik Hayat Khan Sahib. Not present, lapsed. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

Malik Qasim Khan Khattak: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel Sahib.

Mr. Naseer Muhammad Khan Midadkhel: Withdrawn, Sir.

جناب سپیکر: Withdrawn. جاوید عباسی صاحب۔ ذرا جلدی جلدی کریں، نماز کا وقت صرف، جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ بہت Important محکمہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جس کو لوگ بہت Important نہیں سمجھتے۔ میں منسٹر صاحب کی کارکردگی سے بالکل، لیکن یہ جو مسائل ہیں جناب، آج جو ساری دنیا میں اور پاکستان میں سب سے بڑے جو مسائل کا ہم سامنا کر رہے ہیں، وہ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہے، جناب سپیکر۔ مجھے آج بڑی خوشی ہوتی کہ منسٹر صاحب کا اس سے ڈبل خرچہ ہوا ہوتا اور یہ کہہ رہے ہوتے اور منظوری دے رہے ہوتے لیکن یہ پتہ ہوتا کہ کہیں آبادی انہوں نے کنٹرول کرنے کیلئے کوئی لائحہ عمل اختیار کیا ہے، جناب سپیکر؟ آج آپ مہنگائی دیکھ لیں، آپ آج Un-employment دیکھ لیں، آج آپ یہ لاء اینڈ آرڈر، جتنی بھی چار چھ چیزیں ہمیں نظر آرہی ہیں جناب، ان سب کی جو Mother ہے، وہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ جناب سپیکر! اس کو آج بڑا سیریس ہمیں لینا ہے۔ دنیا میں جن ممالک نے اپنی آبادی کو کنٹرول کر لیا ہے، وہ ترقی یافتہ ممالک ہیں، وہ آج ترقی کے کتنے منازل طے کر چکے ہیں اور آپ دیکھیں سر، جس ریجن میں ہمارا ملک واقع ہے، آپ بنگلہ دیش دیکھ لیں، آپ انڈیا دیکھ لیں اور چائنا کی مثال دی جاسکتی ہے کہ انہوں نے اپنی آبادی کو کس طرح کنٹرول کیا ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے وسائل اس طرح نہیں بڑھ رہے ہیں اور ہماری آبادی جو ہے، وہ بڑھ

نہیں رہی، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے دوڑ لگائی ہوئی ہے، اتنی تیزی سے ہے کہ آج اگر Census، یہاں تو حکومتیں Census کرانے سے ڈرتی ہیں، آج اس ملک کے اندر اگر مردم شماری ہو جائے تو پتہ چلے کہ یہ جو ہم سترہ کروڑ کہتے ہیں، شاید یہ اکیس کروڑ لوگ بیٹھے ہوں۔ ہم اور کسی چیز میں ترقی نہیں کر رہے، بد قسمتی سے ہر چیز ہماری روکی ہوئی ہے، جس چیز میں ہم بہت ترقی یافتہ ہو سکتے ہیں اور جس چیز میں ہم نے سب سے زیادہ ترقی کی ہے، وہ شاید بڑھتی ہوئی آبادی ہے، جناب۔ اس آبادی کو اگر ہم نے آج بھی کنٹرول نہ کیا اور اگر ہم نے آج بھی اس پر سیریس کوئی ایکشن نہ لیا، ہم نے آج بھی اگر اس کیلئے کوئی پالیسی نہ بنائی تو یقین مانیں جناب سپیکر، اگلے دس بیس سالوں میں ہمارے پاس جو کچھ ہے، یہ ختم ہو جائے گا۔ ہمارے پانی کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں، ہمارے وسائل ختم ہو رہے ہیں، اس کی ایک ہی وجہ ہے جناب، کہ بڑھتی ہوئی آبادی جو بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ہمارے پاس یہ محکمہ، وزارت اور یہ بڑا اچھا ہو گا کہ یہ Trend صوبہ سرحد میں، صوبہ سرحد کی حکومت اس میں آگے بڑھے، آج میری ایک تجویز ہے جناب سپیکر، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج اس اسمبلی میں ہمیں یہ معاملات طے کر لینے چاہئیں کہ آبادی کو کس طرح کنٹرول کریں؟ تو میری تجویز یہ ہے کہ جس اسمبلی میں ممبران کے بچے تین سے زیادہ ہیں جناب، ان پر پانچ ہزار روپے آج سے ٹیکس ہونا چاہیئے (تالیاں) اور ضرور اس پر ٹیکس رکھنا چاہیئے۔ جس پراونشل سیکرٹری کے بچے بھی تین سے زیادہ ہیں، اس پر بھی یہ ٹیکس لاگو ہونا چاہیئے اور پھر آج کے بعد یہ طے ہو جانا چاہیئے، اگر ہم آج اپنے آج کو دیکھیں گے کہ کل یہ ہو گا یا پرسوں ہو گا یا چھ مہینے بعد، نہیں، آج یہ موقع ہے، یہ سب سے بڑا میسج پوری دنیا میں اور پورے پاکستان میں جائے گا، کوئی اسمبلی یہ کام نہیں کر سکی، آج این ڈبلیو ایف پی کی لاج۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: خیبر پختونخوا۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: خیبر پختونخوا کی اسمبلی، ٹھیک، بلور صاحب جو آئینی کام ہے، اس پر میں فخر کرتا ہوں، اس میں مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ اس صوبے کے لوگوں کو آج Lead لینی چاہیئے اور منسٹر صاحب کھڑے ہو کر کہیں، اگر اس کے بھی بچے تین سے زیادہ ہیں تو وہ بھی اپنے اوپر آج سے ٹیکس لگائیں۔ (قہقہے) یقین مانیں کہ یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے، یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے اور ہاں جس کے بچے تین سے کم ہیں، اس کو کوئی نہ کوئی Incentive ہونا چاہیئے۔ اس اسمبلی کے اندر۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): اس کو تین کی بجائے دو کرنا چاہیئے یعنی جنکے بچے دو سے زیادہ ہوئے تو ان پر ٹیکس لگے۔

جناب محمد جاوید عباسی: بلور صاحب، ایسے میں آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: بشیر بلور صاحب نے کہا کہ دو کریں، میں دو کیلئے بھی ان کے ساتھ تعاون کرتا ہوں، یہی ٹیکس ہونا چاہیئے اس کا بھی۔ اگر یہ دو کرنا چاہتے ہیں، میں دو پر بھی کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک کہتے ہیں بلور صاحب۔ بلور صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں۔ انہوں نے دو کا کہا ہے لیکن آپ سے بہبود آبادی کا کام آبادی بڑھانے کا نہیں ہونا چاہیئے۔ آبادی۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! یہ بل لائیں، ہم پاس کر دیں گے۔ آپ بل لائیں، ہم پاس کر دیں گے، کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ اس کیلئے تو قانون بنانا پڑے گا۔

جناب سپیکر: ذرا بشیر بلور کو موقع ملے، جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): اس کو تو دیکھیں جی، قانون بنانا پڑے گا، خالی تقریر سے تو عملدرآمد نہیں ہوتا۔ یہ تو چاہے ایران، ایران والوں سے میں نے بات کی تھی، ان کے علماء صاحبان سے بھی میں نے بات کی تھی، مجھے انہوں نے پورا بریف بھی کیا تھا کہ ہم نے دو سے زیادہ جو ہیں، ان پر پابندی لگائی ہے اور قرآن کی آیاتوں کے ساتھ انہوں نے مجھے بتایا تھا۔ اس طرح چائنا میں بھی انہوں نے دو بچوں سے زیادہ پر جرم لگایا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ نہ ہو تو میری یہ درخواست ہوگی کہ اگر آپ اتنے Interested ہیں تو آپ قانون سازی لائیں اس کیلئے، قانون لائیں اس پر ہم آپ کا ساتھ دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ تجویز اچھی ہے۔ جو اچھی تجویز ہے، اکرم خان درانی صاحب سے بھی کچھ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت اعلیٰ، بہت اعلیٰ تجویز دی ہے جناب بلور صاحب نے، میرے سر آنکھوں پہ چونکہ آج اس موضوع پہ بات ہو رہی تھی اور چونکہ یہ منسٹری کے ساتھ Concerned ہیں، میں چاہتا ہوں کہ یہ بہت اچھا ہوتا کہ کوئی کام منسٹر صاحبان اور منسٹری بھی کرے، ہم بھی انشاء اللہ اس پہ لائیں گے لیکن اگر وہاں سے Initiate ہو تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کارنامہ اور یہ کریڈٹ بھی جناب بشیر بلور صاحب کی حکومت کو جائے، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں لیکن اس پر پابندی ہونی چاہیئے۔ اس پر لاء ضرور ہم لائیں گے انشاء اللہ لیکن آج کوئی نہ کوئی منسٹر صاحب اٹھ کر کہہ دے۔ میں بلور صاحب کا

مشکور ہوں کہ تین سے دو ہو گئے ہیں اور آج ایک ریزولیوشن کے ذریعے جناب سپیکر، آپ کی رولنگ آنی چاہیئے کہ جس کے بھی بچے دو سے زیادہ ہوں، اس پر ٹیکس لگایا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اکرم خان درانی صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔ آپ اس تجویز کی زد میں تو نہیں آتے، مفتی کفایت اللہ صاحب؟

مفتی کفایت اللہ: میری کٹ موشن ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ جو تجویز آئی ہے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میری کٹ موشن ہے، میں بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: میں بتاؤں گا تو ان کا منہ لٹک جائے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، بسم اللہ جی، بسم اللہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں بتاؤں گا تو منہ لٹک جائے گا انشاء اللہ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے یہاں ایسی باتیں سنیں کہ مجھے تو افسوس ہو گیا ہے۔ ہم پہلے مسلمان ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم کو کسی وقت بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ وہ اللہ جو رازق ہے اور جس نے روزی کا ذمہ لیا ہے تو کیا اس اللہ نے اعلان کر دیا ہے کہ آج کے بعد میں روزی نہیں دوں گا؟ میں بد شگونی تو نہیں بول رہا، اگر محترم نے یہ باتیں عدم علم میں کہی ہیں تو اللہ تعالیٰ معاف کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث کی صحیح تصریحات اس کے خلاف ہیں اور پھر بھی انہوں نے اس پر شدت اختیار کی ہے تو پھر تو میں معافی چاہتا ہوں، ایسا تو نہیں ہونا چاہیئے اور اسلیئے ہم سمجھتے ہیں کہ سیاست کے اندر علماء کو آنا چاہیئے اور علماء کرام کی سیاست ہونی چاہیئے تاکہ ایسا موقع بھی آتا ہے کہ یہاں پر لوگ اسلام اور قرآن مجید کے خلاف بولتے ہیں۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہے "**تزوجوا الودود الولود فانی مفاخر بکم الامم**" آپ علیہ السلام نے اس میں آبادی کے بڑھانے کی ترغیب دی ہے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اس میں چالیس صفیں تمام انبیاء، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور انکی امتوں کی ہوں گی اور اسی صفیں صرف میری امت کی ہوں گی اور میں اس پہ فخر کروں گا۔ میں بہبود آبادی اور اس کی پلاننگ پر تو میں غیر شرعی چیز کا قطعاً حمایت نہیں کر سکتا اور آبادی، جس نفس نے آنا ہے، وہ تو آئے گا، کون اس کو

روک سکتا ہے؟اور اگر کوئی انتظامی معاملہ ہے تو یہ خالصتاً میاں اور بیوی کا معاملہ ہے، یہ نہ اجتماع کا معاملہ ہے، یہ نہ بیعہ کا معاملہ ہے اور نہ یہ اسمبلی کا معاملہ ہے، اسلئے یہ پاپولیشن ویلفئیر والے جو ہوتے ہیں، یہ باقاعدہ علماء سے رہنمائی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی کثرت مجھے پسند ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آبادی کی کثرت مجھے پسند ہے اور یہاں یہ باتیں کی جائیں کہ دو سے زیادہ ہوں تو یہ جرمانہ ہو گا اور تین سے زیادہ ہوں تو یہ جرمانہ ہو گا، یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا مقابلہ کرنا ہے۔ مجھے بہت زیادہ افسوس ہے اور میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ باتیں جو قرآن مجید کے خلاف ہو رہی ہیں اور حدیث کے خلاف ہو رہی ہیں، اس کو نہیں ہونا چاہیئے۔

<u>جناب شاہ حسین</u>: اور ڈیسک بھی بجائے جا رہے ہیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: اور پھر ڈیسک بھی بجائے جا رہے ہیں، پھر غیر سنجیدہ ماحول میں بات ہوتی ہے تو اس پر ہنسا جاتا ہے۔ کیا ہمارا عقیدہ نہیں ہے، کیا ہم مادر پدر آزاد معاشرے کا حصہ ہیں؟ کیا ہم نے مرنے کے بعد اللہ کے سامنے نہیں جانا؟ میں بہت زیادہ افسوس کرتا ہوں، جتنے بچے آپ کو اللہ تعالیٰ زیادہ دے گا، یہ تو کہتے ہیں، چائنا والے، چائنا والے دوسرے بچے کو مار دیتے ہیں تو پھر کیا آپ یہ ترغیب دیں گے یہاں پر کہ دوسرا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو مار دیں؟ اور جناب سپیکر، نہیں معلوم بچوں کو مارنے کا سب سے پہلے طریقہ ایجاد کیا فرعون نے، اس کو خطرہ تھا کہ کوئی بچہ پیدا نہ ہو اور روزی کم نہ ہو جائے۔ یہ تمام چیزیں ایسے ہی ہوں گی۔ آپ نے سڑکیں بھی بنانا ہوں گی، آپ نے پلاننگ بھی کرنی ہو گی، آپ نے واٹر سپلائی سکیمیں بھی دینی ہوں گی، آپ نے روزگار کے مواقع بھی پیدا کرنے ہوں گے لیکن جس 'جی' نے، جس نفس نے اس دنیا میں آنا ہے، وہ آ کر رہے گا۔ (تالیاں) اسلام کی ترغیب یہ ہے کہ بچے جتنے زیادہ ہوں گے، وہ آپ کے مجاہد بچے ہوں گے، وہ اسلام کے شعائر پر مرنے والے بچے ہوں گے اور جو دو بچوں کی بات ہے، وہ تو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، لہذا میں اسکی مذمت کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ خدا کیلئے یہ بہت حساس معاملات ہیں، ان حساس معاملات کے اندر وہ ایسی بات نہ کریں جس سے خدانخواستہ ہمیں نقصان ہوتا ہو۔ بہت زیادہ مہربانی۔ (تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی کٹ موشن، کٹ موشن واپس لیتے ہیں؟ کٹ موشن ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: کٹ موشن، تو میں نے یہی بات بتانی تھی کہ آپ کوئی غیر شرعی کام نہیں کریں گے، یہ یقین دہانی کرائیں تو میں کٹ موشن واپس لے لوں گا ورنہ ووٹنگ اس پر بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: اور اگر میاں بیوی کی مرضی ہو تو وہ نہ لائیں، تو اچھا ہے۔ اس کی اجازت ہے۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں یہاں ایسی باتیں ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر بالفرض اس طرح ہوئی ہیں-----

جناب سپیکر: اب ٹریژری بنچز کی طرف سے جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): مولانا صاحب اس کو بڑے سیریس طریقے سے لے گئے، اسلام اور کافر اور فتوے بھی لگانا شروع کر دیئے۔ عائلی قوانین چه وو هغه مشر مولانا مفتی محمود صاحب په وخت کښې او د ایوب خان په وخت کښې پاس شوی دی او د برته کنټرول خبرے هغه وخت نه شروع شوے دی، زهٔ په دے حیران یم، مونږ خو داسے نه دی وئیلے چه مونږ څه داسے اوس خبره کوؤ، باقی چه څومره پاپولیشن زیاتیږی، دغه شان هر یو ملک کښې داسے شته چه خلق پاپولیشن کنټرول کولو د پاره کوی نو عائلی قوانین بیا هغه وختے ولے دوئ منلی وو؟ مفتی محمود صاحب پخپله منلی وو او ایوب خان وخت کښے ئے منلی وو نو مونږ خو د عائلی قوانین نه بهر خبره نه کوؤ او بل دوئ وائی چه چائنا کښې ماشوم پیدا کیږی، هغه حلالوی، دا دنیا کښې چرته نه دی شوے، Basic rights کښې څوک چا ته حلالولے شی؟ دے دنیا کښې، اکسویں صدی کښې داسے کیدے شی؟ مفتی صاحب ته وایم چه خدائے د پاره داسے خبرے د نه کوی چه هغه خامخا داسے اختلافات پیدا کوی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زهٔ په دے دا وئیل غواړم چه-----

جناب سپیکر: په کټ موشن باندے بحث نه شی کیدے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: صرف یو سیکنډ پرے خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: هم دا یو یو سیکنډ ټول غواړی خو بشیر بلور صاحب چه تاسو ته دا کوم جواب درکړو، تاسو مطمئن شوئ مفتی صاحب؟

مفتی کفایت اللہ: شاعر کہتا ہے جی کہ ہے ضبط تولید سے-----

جناب سپیکر: تاسو Withdraw کوئ جی یا Contest کوئ؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: نہ ، کٹ موشن Contest کوئی کہ Withdraw کوئی ؟

مفتی کفایت اللہ: ہے ضبط تولید سے فقط مقصد ان کا   کہ شیشہ حسن تو ٹوٹے مگر آواز نہ ہو

کیوں معاشرتی ناسور کو پیدا کیا جارہا ہے؟ میں ووٹنگ کرتا ہوں جی، میں ووٹنگ کرتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: میں آپ کو تجویز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں آپ کو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو تجویز دیتا ہوں کہ اس پاپولیشن ویلفیئر کی ہماری سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس میں آپ سب لوگ آ جائیں، بیٹھ جائیں اس پر Detailed deliberation کریں، خوب Brain storming کریں، اس کا کچھ نہ کچھ حل آپ لوگ نکال لیں گے۔ ابھی Contest کرتے ہیں یہاں؟

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں، اس پر ووٹنگ کروائیں۔

جناب سپیکر: Contest کرتے ہیں۔ Now I put this cut motion۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہاں، آپ کیا Contest کرتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: اس پر بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بہت لمبی بات ہو چکی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، میں بالکل لمبی نہیں کروں گا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ انہوں نے اتنی سیریس بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، Contest کرتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جو بات جس طرف لے جا رہے ہیں جناب، اس طرح یہ کبھی، دنیا میں ساری پلاننگ ہو رہی ہے جناب، ساری دنیا کی سوچ ہے اب، اب ساری دنیا سمجھتی ہے کہ یہاں پچاس آدمیوں کی جگہ ہے، اگر پانچ سو کو بٹھائیں، تو بٹھایا جا سکتا ہے؟ یہاں تعلیم کس طرح لوگوں کو دیں گے، یہاں لوگوں کو

روزگار کس طرح دیں گے؟اور جو یہ بات کہہ رہے ہیں،اس کی کوئی منطق نہیں ہے جوانہوں نے آج بات چھیڑی ہے۔ ہم ایک سیریس بات کرنا چاہ رہے تھے، لہذا سینیئر منسٹر، بشیر بلور صاحب نے جو Assurance دی ہے، میں اس سے مطمئن ہوں اور واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Now-----

مفتی کفایت اللہ: جناب-----

جناب سپیکر: آپ مطمئن نہیں ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: I put this to vote. I put this to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes'------

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Demand, not Demand, cut motion-----

(Applause)

Mr. Speaker: I put this cut motion to vote-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ Withdraw نہیں کر رہے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Those who are in favour of this cut motion, moved by honourable Kifayatullah Sahib, may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Now those who are against it, may say 'No'.

Voices: No.

ایک آواز: اس پر ہاتھ اٹھا کر ووٹنگ کروائیں۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Those who are in favour of this cut motion, may stand up first. Count down please.

(In favour __ 13)

Mr. Speaker: Now those who are against -----

(Pandemonium)

Mr. Speaker: please sit down, please sit down. You please sit down. Now those who are against this cut motion, may stand up before their seats. Count down please-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ہر کوئی آزاد ہے، اپنی مرضی کا مالک ہے، مجبوری کسی کی نہیں ہے۔ یہ ہاؤس Independent ہے۔ In favour جو ہیں، وہ 13 آئے ہیں اور against 46 آئے ہیں۔

(تالیاں)

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The cut motion is defeated. Now the question is that Demand -------

وزیر برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر! اس کٹ موشن پر تو کافی ٹائم لگ گیا ہے تو یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ابھی ووٹنگ ہو گئی تو اس کے بعد ٹائم کی کیا وہ ہے؟

وزیر برائے بہبود آبادی: ہاں جی کٹ موشن پر تو ہوا ہے لیکن۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ کا تو ویسے ہی مفت میں ڈیمانڈ Put کر رہا ہوں میں۔

Now the question before the House is that the Demand No. 27 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The demand is granted. The honourable Minister for Technical Education, Khyber Pakhtunkhwa to please move his Demand No. 28.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پندرہ کروڑ، تیس لاکھ، چھیالیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2010ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: Motion moved that a sum not exceeding rupees 15,30,46,000 only, may be granted to the Provincial government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2010 in respect of Technical Education and Manpower.

Cut motions on Demand No. 28; Muhammad Akram Khan Durrani to please move his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! زۂ د ایک سو روپو کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Israr Ullah Khan has already withdrawn. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب خان نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں دس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayat Ullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں سات سو پینسٹھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees seven hundred and sixty five only. Mukhtiar Ali Khan to please move his cut motion. Not present, lapsed. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: دس ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Janab Naseer Muhammad Khan Miandad Khel Sahib, please.

جناب نصیر محمد خان میداد خیل: میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, please.

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ جی۔ چونکہ فنی تعلیم موجودہ دور میں انتہائی ضروری ہے اور یہاں پر اگر آپ روزگار کے حوالے سے دیکھیں تو ملک کے اندر بھی اور ملک سے باہر بھی اسی تعلیم سے آپ کو روزگار ملے گا۔ ہمیں خوشی ہے کہ بجٹ میں انہوں نے کچھ نئے کالجز اور سکول بھی رکھے ہیں لیکن اس کی ضرورت ہے کہ جہاں پر پہلے سے بنے ہوئے ہیں، وہاں پر صحیح ٹیکنیکل سٹاف ہو، ان کالجوں کے اندر جن چیزوں پہ وہاں پر ٹریننگ دی جاتی ہے، وہ ساری مشینری Available ہو۔ ہم نے بھی کوشش کی اپنی گورنمنٹ میں، ان چیزوں پر توجہ دی ہے اور میں موجودہ گورنمنٹ سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ جو موجودہ ہمارے ٹیکنیکل کالج ہیں، وہاں پر صحیح ٹیکنیکل اساتذہ ہوں، وہ میرٹ پر

ہوں اور دوسرا یہ کہ وہاں پر ان کیلئے جس مشینری کی ضرورت ہے، ان کالج اور سکول میں وہ بھی مہیا کرے کیونکہ جتنے بھی ملازمین ہیں، ان میں ایک تشویش پائی جاتی ہے اور وہ سیاسی لوگوں کے ساتھ رابطے کرتے ہیں اور جو اس فنی تعلیم سے وابستہ لوگ ہیں، ابھی ایک ٹے وٹ بورڈ (Technical Education & Vocational Training Board) لایا جا رہا ہے اور اس میں ان اداروں کی شکل جو ہو گی، وہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک بورڈ ہو گا اور وہاں پر ہمارے بیس گریڈ کے جو پروفیسر اور ٹیچرز ہوں گے، ان کا بھی اختیار جو ہو گا، وہ ایک منسٹر کے پاس ہو گا، اگر ہمیں اس TEVT Board کی جو یہاں پر ایک پالیسی موجود ہے، گورنمنٹ لا رہی ہے، اگر وہ ہمیں یقین دہانی کرائیں کہ اس بورڈ کو ہم نہیں لائیں گے تو اس کے بعد پھر ہم سوچیں گے کہ اپنی کٹ موشن پہ مزید بات کریں یا اس کے جواب میں واپس لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! پچھلے چند سالوں سے ہمارا صوبہ دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے جس سے یہاں پر غربت اور بیروزگاری میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ایسی حالت میں فنی تعلیم و تربیت کی اہمیت ہمارے صوبے میں دگنی اور چوگنی ہو گئی ہے۔ اس حوالے سے میں گزارش کرونگا منسٹر صاحب سے کہ وہ اس محکمے کے اندر اصلاحات لائیں تاکہ نوجوانوں کو فنی تعلیم سے آراستہ کیا جائے اور ہمارے صوبے کے اندر جو غربت اور مہنگائی اور بیروزگاری ایک حد تک پہنچ چکی ہے تو ہم اپنے نوجوانوں کو فنی تعلیم سے آراستہ کر کے اس میں کمی لا سکتے ہیں اور جو اکرم خان درانی صاحب نے تجویز پیش کی ہے میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ جو اس محکمے کو TEVT Board کے حوالے، TEVT Board کا جو قیام عمل میں لایا جا رہا ہے تو اس سے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ صوبائی حکومت کی سرپرستی جب ان کے سروں سے اٹھ جائے گی تو ان ہزاروں لوگوں کے بیروزگار ہونے کا ان کے اندر خطرہ پیدا ہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ یہ جو TEVT Board کے حوالے اس محکمے کو کیا جا رہا ہے تو ایسے ہی موجودہ حالت میں اس کو حکومتی سرپرستی میں رہنے دیا جائے تاکہ ہمارے طلباء بھی اس سے اپنی جو تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں، شاید جب یہ TEVT Board کے حوالے کیا جائے تو وہ اپنی فیسوں میں اضافہ اس میں لے آئیں اور وہ بچے فنی تعلیم حاصل کرنے سے قاصر رہیں اور میں منسٹر صاحب کے علم میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ جہاں پہ یہ ٹیکنیکل سنٹرز جو بیس پچیس سال پہلے جن کا قیام جن شہروں میں عمل میں لایا گیا تھا، جس طرح میرے حلقے حویلیاں میں ایک ٹیکنیکل سنٹر قائم کیا گیا، تو

اس کی مشینری جو ہے، وہ تقریباً ختم ہو چکی ہے اور اس کی بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے وہ دو مہینے ایک جگہ کرایہ پہ بلڈنگ لیتے ہیں، دو مہینے دوسری جگہ پہ لیتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ میرے حلقے میں ٹیکنیکل تعلیم کیلئے ایک سنٹر کا قیام عمل میں لائیں تو میں ان کا مشکور ہونگا۔

جناب سپیکر: جی جناب مفتی کفایت اللہ خان صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر، جناب محمد اکرم خان درانی نے بہت تفصیل سے بات کی ہے، میں ان کی من و عن تائید کرتا ہوں اور یہ جو ملازموں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے، اس کی مذمت کرتا ہوں اور میں وزیر موصوف سے یہ چاہونگا کہ اس سلسلے میں کیا یقین دہانی کراتے ہیں؟ اس کے علاوہ ہمارے مانسہرہ میں ایک GIP ہے، پچھلے سال اے ڈی پی کے اندر اس کو ڈال دیا گیا تھا پھر سرخ فیتے کی وجہ سے اس کے اندر بہت زیادہ تاخیر ہوگئی اور اسکو اس دفعہ دوبارہ اے ڈی پی میں Reflect کیا ہے، تو پچھلے سال بھی وزیر موصوف نے اس میں تعاون کیا تھا تو اس سال میں مزید تعاون کی درخواست کرونگا۔ اس کے بعد دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: یہ اکرم خان درانی صاحب نے Pinpoint کیا اور سارے معزز اراکین بھی کر رہے ہیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ یہ فنی تعلیم جو وقت کی Requirement ہے، اگر یہ جب سیشن ختم ہو جائے تو اس پہ اس کی اپنی کمیٹی بھی ہے اور اس پہ آپ سب جو بھی دلچسپی لینا چاہتے ہیں تو سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ سب معزز اراکین کو وہ Invite کریں اور اس پہ Full deliberations ہو جائے تاکہ اس کی Improvement جتنی ہو سکے، It’s the requirement of the day، تو اس پہ کافی بحث اور سوچ کی ضرورت ہے۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب۔ جناب قائد حزب اختلاف او زمونږ فاضل نورو ممبرانو چه دا کومے خبرے اوکړے، زۀ خو دا سپورټ کوم او دا ډیره اهم خبره ده او دا تاسو چه کوم ریمارکس پاس کړل او زۀ امید لرم چه دا به د غسے کمیټئ ته لاړ شي۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب نصیر محمد خان صاحب۔ نصیر محمد خان میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد خان میداد خیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! معدنیات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اس صوبے کو جو نعمتیں بخشی ہیں، اگر ہماری حکومت صحیح اقدامات اٹھاتے ہوئے ان معدنیات کی

Exploration پہ ذرا توجہ دے تو مجھے یقین ہے کہ ہمیں کسی دوسرے صوبے کی طرف دیکھنا نہیں پڑے گا۔ جہاں تک معدنیات کے Provision کا تعلق ہے تو اس کے ساتھ-----

جناب سپیکر: یہ فنی تعلیم کے بارے کٹ موشن ہے۔

جناب نصیر محمد خان میداد خیل: اسی طرف آرہا ہوں، سر۔ اسی طرف آرہا ہوں۔ اسی کو Connect کرتے ہوئے جو ہمارے لیڈر نے اس وقت تجاویز دی ہیں فنی تعلیم کے حوالے سے، اگر وزیر موصوف ہر ضلع میں فنی تعلیم کے سلسلے میں جیسے آپ نے بھی تجویز پیش کی کہ اس پہ سیشن کے بعد بحث مباحثہ ہوگا تو میں اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب آنریبل منسٹر۔

وزیر برائے معدنیات: جناب سپیکر! مونږ ستاسو ډیر مشکور یو چه تاسو مونږ ته ټائم راکړو او درانی صاحب چه کومه خبره اوکړه د ټیوټ بورډ نو ټیوټ بورډ په باره کښے زۂ راځم خو اول به جی د فنی تعلیم متعلق یو څو خبرے کوم چه دا ایوان په دے باندے لږ پوهه شی او دا ښه Learned خلق دی۔ په ټوله دنیا کښے هنر چه دے جی، دا ډیر ضروری دے او بے هنره خلق چه دی، هغه نقصان مومی۔ که تاسو اوګورئ زمونږه ټول بجټ، زیات مونږه جنرل ایجوکیشن ته ورکوؤ او دے کال مونږه وزیر اعلیٰ صاحب ته درخواست کړے وو چه دے ټیکنیکل ایجوکیشن باندے لږ اهمیت ورکړی ولے چه په ټوله دنیا کښے که تاسو چائنا اوګورئ هغه جنرل ایجوکیشن ته د ایجوکیشن دس پرسنټ ورکوی او نوے پرسنټ هغه ټیکنیکل ایجوکیشن ته ورکوی۔ که کوریا اوګورئ، که ملائیشیاء اوګورئ، Even چه ترکی اوګورئ، هغه هم پچاسی فیصد ایجوکیشن بجټ چه دے، هغه ټیکنیکل ایجوکیشن ته ورکوی خو پاکستان کښے که دا اوګورئ، زمونږ دے صوبے کښے څه 1.50 percent د هغے بجټ وو، دے وجه نه وزیر اعلیٰ صاحب ډیره مهربانی اوکړه او دا د صوبے په تاریخ کښے اول ځل دے چه ټیکنیکل ایجوکیشن ته ئے دومره اهمیت ورکړو او دومره زیات بجټ ئے ورکړو۔ دویم نمبر خبره دا ده جی چه درانی صاحب دا خبره کوی چه ټیوټ بورډ جوړ شی نو دا ټیوټ بورډ، چه کله دا آرډیننس پاس کیدو، دا د جنرل مشرف صاحب پیریډ کښے دوئ وو او د درانی صاحب چه کوم حکومت وو، په هغه

وخت کښے دا اسمبلئ پاس کړے وو او په دے صوبه کښے هم دا منظور شوے وو، د دے سمری بالکل منظور شوے وه او د دے يو سسټم جوړ وو خو په هغه وخت کښے د دوئ کيبنټ هم دا منظور کړے وو چه ټيوټ بورډ به جوړيږی۔ مخکښے به ئے دے ته ټيوټه وائيلو، بيا ورته ټيوټ ايجنسی وئيل او بيا ئے ټيوټ بورډ کړو نو د دے وجه نه ټيوټ بورډ دا نه چه دا يو څه يو دغه ده او ديکښے به ملازمينو ته نقصان وی او دا ملازمين به اوباسی۔ د هغه به څه اختيار وی، دا د پرائم منسټر سيکرټريټ کښے يو سيل جوړ شو او هغے ته وائی NAVTEC او هغوی دا اوغوښتل چه د ټول ملک نظام څوک چه پنجاب دے، سندھ دے، بلوچستان دے، نو په ټيکنيکل ايجوکيشن کښے اصلاحات به کوی او زمونږه ووکيشنل ټريننگ او ټيکنيکل ايجوکيشن د پاره د سليبس او د د هغے د ښه کولو د پاره څنګه چه زمونږ آنريبل ايم پی اے، اورنګزيب نلوټها صاحب اوفرمائيل چه ديکښے زړه مشينری پراته ده، تر اوسه پورے زمونږ هغه زاړه ټريډونه دی کوم چه شل ديرش کاله مخکښے زاړه ټريډونه وو، هغه اوس هم چليږی نو فيډرل ګورنمنټ دا يو دغه واغستو چه مونږه د ټول پاکستان دا دغه يو کړو نو په دے کښے پنجاب زمونږنه مخکښے په 1989 کښے ټيوټه جوړه کړے ده او چه نن هم تاسو د پنجاب ادارو ته ورشئ نو هغه زمونږ نه ډيرے زياتے ښه دی او هغوی ډيره ترقی اوکړه د انډسټريز او د دوئ په مينځ کښے ډير زيات دغه دے۔ دا سے جی سندھ جوړه کړه، بلوچستان زمونږ نه ډيره پسمانده صوبه ده، هغوی جوړه کړه، صوبه سرحد که اوس جوړوی نه، نو مونږه به فيډرل بجټ نه پاتے کيږو او پرائم منسټر چه د ډونرز فنډ نه کوم فنډ مونږ ته راکوی، هغه به بيا مونږ ته نه ملاويږی نو د دے وجه نه دے صوبائی حکومت هم دا فيصله، دوئ مخکښے هم کړے وه او اوس هم اوشوه چه مونږ به ټيوټ بورډ جوړوؤ۔ په ټيوټ بورډ کښے کوم زاړه ملازمين چه دی، د هغوی هم هغه حيثيت دے، نه به د هغوئ تنخواه کټ کيږی، نه به هغوی د نوکرئ نه اوځی، هغوی به دغه سروس هم په هغه شان کوی۔ کوم نوی کسان چه راځی نو هغه به د يو اتهارټی لاندے راځی، هغه تحقيقی کسان به بهرتی کيږی او هغه به ټيوټ بورډ بهرتی کوی۔ په هغے کښے پينځه شپږ سيکټريان د هغے ټيوټ بورډ ممبران دی، په هغے کښے منسټر د هغے

چیئرمین دے او ورسرہ وائس چیئرمین چه دے ، هغه سیکرټری انډسټریز دے۔ دا نه چه دوئ د حکومت د دغه نه اوتی دی او چیف منسټر صاحب خو Already Authority ده۔ دا خبره کول چه دا د ګورنمنټ نه اووتو او یو ځان له یوه Independent اداره جوړه شوه نو Independent اداره نه ده، دا صرف د حکومت لاندے ده خو د اصلاحاتو د پاره په ټیوټ بورډ کښے چه دلته دا اوشوه نو دیکښے زمونږ سره چه کوم بنوں ووکیشنل سنټرے دی، چه نن هلته ټیچران نشته او زهٔ نن دا هم وایمه، ما ته ډیر سخت افسوس دے چه په مخکښنی حکومت کښے درے نیم سوه لیکچرارز چه زمونږه پروفیسران وو، هغه ئے ډاؤن ګریډ کړی وو او د هغه وخت ډی جی او حکومت په هغے باندے جونیئر کلرک او شاپ اسسټنټ او کلاس فور بهرتی کړی وو نو دا اوګورئ چه درے نیم سوه کسان زمونږ ډاؤن ګریډ شوی وو، په هغے باندے کلاس فور بهرتی شوی وو، هغه اوس چه کله زمونږ دا حکومت راغے نو هغه پوسټونه اوس مونږ کمیشن ته ورکړل او کمیشن لګیا دے په هغے باندے بهرتیانے کوی نو زما د اپوزیشن ټولو ممبرانو صاحبانو ته دا درخواست دے چه هغوی د مهربانی اوکړی، دا خپل کټ موشنز د واپس واخلی او دا نه چه مونږه دا ټیوټ بورډ چه دے یا که هر څه جوړیږی، حکومت چه کوم اصلاحات کوی په هر ډیپارټمنټ کښے ، هغه د هغے ډیپارټمنټ د بهتریٔ د پاره کوی او د دے صوبے د ترقیٔ د پاره کوی۔ یو طرف ته مونږه وایو چه زمونږه صوبه پسمانده ده ، دلته هنرمند خلق پکار دی، بل طرف ته مونږ وایو چه نه، مونږ د ترقی نه کوؤ او مونږ د نورو صوبو نه او د پاکستان نه ځان جدا کړو نو دا دواړه نه شی کیدے۔ که مونږ ترقی غواړو او که مونږ خوشحالی غواړو او که مونږ وایو چه زمونږ بچی د په روزګار شی او واحد دا یوه اداره ده که مونږه ټریننګ ورکړو، که مونږ ووکیشنل ټریننګ ورکړو، که مونږ ټیکنیکل خلق پیدا کړو نو هغه به بهر لاړ شی، ځان له به نوکریانے پیدا کوی او ورسره ورسره به د دے ملک او د دے صوبے د پاره زر مبادله هم ګټی نو زما دے ټولو آنریبل ممبرانو ته درخواست دے چه خپل کټ موشنز د واپس واخلی او دیکښے داسے څه خاص څه نشته چه هغے ته نقصان دے ، البتا که نن هم زهٔ درته دا اووایم د دے د وجه نه اکیس ملین یورو دے صوبے ته راروانے دی، یو پراجیکټ دے

او د دے NAVTEC زمونږد پاره ډیره د خوش قسمتئ خبره ده چه د هغے مشر چه دے ، د هغے ایگزیکټیو ډائریکټر چه دے ، هغه عزیز بلور صاحب دے ، د بشیر بلور صاحب ورور دے او هغه مونږ ته په مخه دا ریکویسټ کوی چه ټول پاکستان جوړ کړو او په تاسو څه چل شوے دے چه تاسو ټیوټ بورډ نه جوړوئ، څه دنیا ورانه شوه؟ څه شے جوړ کړی چه تاسو ته زهٔ څه پیسے درکړمه، څه فنډنگ درکړمه چه ستاسو دا صوبه ترقی اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر! کوم چه گورنمنټ کښے بورډ جوړ وی نو مزید ئے ضرورت څه دے ؟ بیا خو زوړ بورډ دے ، خو نه دے شوے جی او بل که دا تر هغے پورے دوئ اوساتی چه څو پورے دا ټول اپوزیشن د ممبرز چه کومه کمیټی تاسو یادوئ، هغه ئے په اعتماد کښے نه وی اغستے ، هغه به خپل Arguments اوکړی او دوئ به خپل اوکړی، بیا د هغے نه وروستو که راځی او هغے پورے بیا مونږ چه څو پورے دوئ په داسے انداز باندے راځی نو بیا زهٔ خپل کټ موشن واپس نه اخلمه۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار اورنگزیب خان۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب! اگر اس بورڈ کے قیام سے غریب طلباء پر بھاری فیسوں کا بوجھ نہ پڑے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں اپنی کٹ موشن واپس لینے کیلئے تیار ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، تاسو Contest کوئ که واپس اخلئ ؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> نہیں، میں مطمئن نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو Contest کوئ۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> لکه څه رنگه چه قائد حزب اختلاف خبره اوکړه نو مونږ مطمئن نه یو۔ چه څه رنگه دوئ اووئیل ، هغه څه مونږ وایو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ښه جی۔ نصیر محمد خان صاحب۔

<u>Mr. Naseer Muhammad Midad Khel:</u> Withdrawn, Sir.
<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Now-----

(شور)

جناب رحیم داد خان (سینئر وزیر منصوبہ بندی): جناب سپیکر! دوئ خو واپس واغستو۔

جناب سپیکر: هغه واپس چرته اغستے دے۔

قائد حزب اختلاف: واپس خو ما نه دے اغستے۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): هغه Conditional واغستو۔ هغوی اومنل چه صلاح مشوره باندے به دا کوؤ۔

قائد حزب اتلاف: دوئ چه په دیکښے، څنگه چه نلوټها صاحب اووئیل چه د سرکاری ملازمینو په هغے کښے تحفظات دی، دوئ د مونږ سره دا Commitment اوکړی چه په دے باندے گورنمنټ به خپل Arguments اوکړی او اپوزیشن به خپل اوکړی، که چرته د دے صوبے د بهتری څه دلائل راشی نو مونږ به په دیکښے جی څه وایو؟ دا خو تر هغے وخت پورے به بورډ نه تشکیل کیږی چه څو پورے د اپوزیشن هغه نکته نظر بورډ ته پیش شوے نه وی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر، محمود زیب خان۔

وزیر معدنیات معدنی ترقی وفنی تعلیم: په دیکښے جی چیف منسٹر صاحب ته څومره یونین والا چه دی، هغوی یو Application کړے وو او هغوی هغه درخواست راولیږو ډیپارټمنټ ته او ډیپارټمنټ، یونین والا ټول کښینول او هغوئ نه ئے تپوس اوکړو چه تاسو ته څه څه پرابلم دے، د بورډ نه تاسو ته څه مسئله ده، چه هغه جوړیږی نو تاسو ته کوم کوم نقصان دے؟ هغوئ صرف دا اووئیل چه مونږ بورډ نه منو۔ هغوئ صرف دا اووئیل چه مونږ بورډ نه منو۔ بیا دویم نمبر خبره دا ده جی چه زمونږه د دے صوبے د پاره دا وزیر اعظم صاحب مهربانی کړے وه چه کله دلته راغلے وو گورنر هاؤس ته نو مونږ ورته ریکویسټ اوکړو او هغوی زمونږ ریکویسټ اومنو او دلته د ټیکنیکل یونیورسټئ منظوری ئے هم ورکړے ده او په ماموں خټکی کښے ایک سو اکاون ایکړ زمکه هم فیډرل گورنمنټ یونیورسټی د پاره مونږ ته راکړے ده او هغے د پاره څه دا داسے دغه دی نو هغه مونږ ته فنډنگ کوی۔ که چرته مونږ جی په دیکښے نور هم لیټ کیږو نو زمونږ صوبے ته غټ نقصان دے۔ زمونږ جی کالجز آف ټیکنالوجی چه کوم دی، هغه

سلسله کښے یو پی۔ایس۔بی کوم میټنګ چه کیدو، نو ګریجویټ به انیس ګریډ نه بیس ګریډ ته تلل، چه عام انجینئرز به وو، نو چیف سیکرټری صاحب پرے، دے دغه باندے د یونیورسټئ او د انجینئرنګ یونیورسټی دا Objection وو چه ستاسو کوالیفیکیشن برابر نه دے، تاسو څنګه بی ټیک کوئ، نو دے وجه نه زمونږ لس کالجونه چه وو، لس کالجونه بی ټیک Means چه ستاسو لس د انجینئرنګ کالجونه په دے صوبه کښے جوړیږی او هغه په خطره کښے شی، د هغوئ ډګری په خطره کښے شی نو هغوئ دا اووئیل چه نه، د دے د پاره به بهتر پیپرز او ریسرچ پیپر به یو سړے پاس کوی نو هله به ګریډ بیس ته ځی او هلته به ځی، د بی ټیک نه بهر پړهائی کولے شی، نو هغه کسان دا وائی چه نه، زمونږ به ریسرچ پیپر نه وی او عام انجینئرز به بی ټیک ته پړهائی کوی۔ که هغه نمونه شے مونږ منو نو بیا به د بی ټیک Affiliation هلته Accept کیږی نه او هغے نه به زمونږ لس کالجونه چه کوم انجینئرنګ بی ټیک لیول کالجونه دی او مونږ اوس غواړو چه ایم ټیک لیول ئے کړو، ماسټرز ته ئے اورسوؤ۔ چه زمونږ دا ټیکنیکل یونیورسټی جوړه شی نو هغے کښے به ماسټر بیا کیږی نو هغے نه به هم دے صوبے ته ښه سټوډنټان راځی، نو زهٔ خو جی بالکل د دے حق کښے یم چه دیکښے څه داسے نقصان نشته۔ درانی صاحب زمونږ مشر دے، زمونږ قابل قدر دے او د دے صوبے د ترقی د پاره پکار دا ده چه مونږ دا شے لیټ نه کړو۔ که دا مونږ بیا کوؤ نو فیډرل فنډ به بیا مونږ ته نه ملاویږی او چه فیډرل فنډ نه ملاویږی نو دے صوبے ته به ډیر زیات نقصان وی۔ زهٔ بیا هم درانی صاحب ته درخواست کوم او مفتی صاحب ته هم درخواست کوم چه دا خپل کټ موشنز واپس واخلی او دا ډیمانډ پاس کړی، دیکښے دغه ته څه نقصان نشته چه مونږ اولګو یو خپل دغه لیټ کوؤ جی او نور څه چه وی نو د درانی صاحب نه به مونږه بالکل، که دوئ هغه کسان راغواړی او زهٔ د دے یو کشر یم، ما د هم رااوغواړی او دوئ د کښینی۔ که څه نمونه پرابلم وی او هغه داسے ده چه ښکاره شی نو هغه پرابلم به بیا د هغه یونین والا مونږ لرے کړو۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! محمود زیب خان ډیرے ښه خبرے اوکړے، مونږ ته په دے باندے هم تحفظات دی۔ دا خو به خبره ما په وخت باندے کوله چه کومه زمکه ماموں خټکی کښے ما ورکړے ده باره سو کنال، هغه د جدید انجینئرنگ یونیورسټی د پاره وه او اوس مونږ ته کوم خبر رارسی چه هغه یو پرائیویټ یونیورسټی ده، هغے ته ملاویږی۔ په هغے خو مونږ بل وخت باندے بحث کول غواړو، ما په هغے باندے لږ ډیر معلومات هم اغستے دی چه مونږ ته خدشه ده چه هغه گورنمنټ یونیورسټی نه ده بلکه هغه باره سو کنال زمکه چه ده، هغه ډیره انتهائی قیمتی زمکه ده او هغه ما په یو Commitment باندے ورکړے وه چه د دے روډ به مونږ کوؤ، گیس به مونږ ورکوؤ خو دلته به جدید انجینئرنگ یونیورسټی جوړیږی، د دے صوبے ضرورت دے۔ دوئ جی ډیره ښه خبره اوکړه مونږ خو اوس هم وایو چه دوئ چه د بورډ دا خبره څنگه اوکړه مونږ به د یونین هیڅ څوک، چه دا زمونږ ستاسو خلق دی او ما ته که دا پیغام راغلے دے نو ما ته هم یونین والا راغلی دی او په دے صوبے کښے که چرته هغه خلق چه زمونږ بچو ته هنر ښائی، هغه خلق دی چه زمونږ ټوله انډسټری چلوی، که هغوی چرته ذهنی طور سره مطمئن نه وی نو مونږ به دا کوؤ چه مونږ به هغوی هم واورو او خیر دے په دے باندے به مونږ یو میټنگ غوندے اوکړو۔ زهٔ د محمود زیب صاحب شکریه ادا کوم چه دوئ دا خبره اوکړه چه زهٔ به هم ورشمه، مونږ به د هغه یونین والا یو څو کسان رااوغواړو، هغوی نه هم واورو او چه څنگه مونږ غواړو چه که واقعی په دیکښے د صوبے د بهترئ خبره وی، د صوبے د بهترئ نه خو مونږ انکار نه کوؤ خو چونکه په کوم Purpose باندے باره سو کنال زمکه صوبائی گورنمنټ ورکړے ده هائر ایجوکیشن ته، مونږ به قطعاً دا خبره او نه منو چه هغه چرته یو پرائیویټ ادارے ته لاړه شی او مونږ به دا غواړو چه هغه بالکل انجینئرنگ یونیورسټی وی او د گورنمنټ یونیورسټی وی چه چرته په هغے کښے د پرائیویټ یونیورسټی یا د هغے څه ذکر نه وی۔

جناب سپیکر: خو اوس د کټ موشن څه کوئ؟ واپس اخلئ او که نه۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

قائد حزب اختلاف: د محمود زیب صاحب د جواب نه پس۔

جناب سپیکر: د بریک نه پس، This is enough۔ اوس کټ موشن به دوئ واپس اخلی یا به ئے Contest کوی۔ So I put to vote the cut motions presented by the honourable Member Akram Khan Durrani Sahib and other Members. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The cut motions are defeated.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ارباب ایوب جان صاحب! زهٔ د پکښے دهوکه کړمه، غلط د کړمه۔ The 'Noes' have it. The cut motions are defeated. Now the question is that Demand No. 28 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

ایک آواز: وقفہ چائے۔

جناب سپیکر: چائے کیلئے؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چائے کیلئے نہیں، نماز کیلئے۔ نماز کا وقفہ-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، نماز پڑھ کے پرانے ہال میں چائے کیلئے آ جائیں، اکٹھے چائے پیئیں گے۔ The sitting is adjourned till 3 p.m.of tomorrow afternoon. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 29 جون 2010 سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)